۱. انگریزی شاعری۔
۲. ملٹن۔
۳. صدا (عیسیٰ چرن)۔ مترجم
۴. شمسون محزون۔

MILTON'S
SAMSON AGONISTES
IN URDU

شمشون محزون

از

عیسے چرن صدار ٹائرڈ ڈپٹی انسکٹر مدارس

لاٹوش روڈ لکھنؤ

سنہ ۱۹۲۶ء

باہتمام سرکار بہلور مالک مطبع

بزنس پبلشنگ پریس لاٹوش روڈ لکھنؤ

میں چھپ کر شایع ہوا

طبع اول ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد [illegible]

شمسون محزون

دیباچہ

سیمسن اگونیسٹس مصنفہ ملٹن شاعرِ جادو بیانِ انگلستان کا ترجمہ شمسون محزون ایک ٹریجڈی یا شوک ناٹک یا ڈراماے اندوہ و غم ہے۔ جو کہ پر نصیحت اور اخلاقی تعلیم کیلئے نہایت مفید ہے
اس ٹریجڈی مین مذکورۂ ذیل اشخاص کا ذکر آیا ہے:-

۱-شمسون- یہ بنی اسرائیل کا ۲۰ سال تک قاضی رہا- اس کا تذکرہ مقدس بائبل کی قاضیونکی کتاب کے ۱۳ لغایت ۱۶ ابواب مین پایا جاتا ہے اوسی سے یہ ٹریجڈی ماخوذ ہے- خاص کر اوس کے آخری وقت کا اس مین تذکرہ ہے- اوس نے عہدِ خدا کی شرط کو توڑ دیا- اس لئے نابینائی اور سخت تکالیف مین گرفتار ہوا- آخر کار تائب ہو کر اپنے دشمنون سے انتقام لیا اور خود بھی اون کے ساتھ ہلاک ہوا-

۲-منوحہ- یہ بنی اسرائیل کے قبیلۂ دان کا ایک بزرگ شخص اور شمسون کا باپ تھا- اس کی لاولدی پر رحم کھا کر خداے کریم و رحیم نے اسے ایک فرزند عطا فرمایا جس کا نام اوس نے شمسون رکھا جس کے شمس معنے ہین-

۳-دلیلہ- یہ ایک فلسطی قوم کی عورت تھی- یہ وہ قوم تھی جو کہ بنی اسرائیل کی سخت دشمن تھی- شمسون اوس پر عاشق ہوا اور آخر کار اوسے اپنے نکاح مین لایا- یہ ہی عورت اوس کی تخریب کا باعث ہوئی اسی نے فلسطیون سے ۵۵ ہزار روپیہ لے کر اوسے گرفتار کروایا- اونھون نے اوس کی آنکھین نکال ڈالین اور قیدخانۂ عام مین رکھا- جہان اوسے چکی پیسنے کا کام دیا گیا- اسی حالتِ زار کا بیان اس ٹریجڈی مین ہے-

۴-ہرافہ یا حرفہ- یہ ایک فلسطی قوم کا پہلوان ساکن جات یا گات تھا- یہ ایک فرضی شخص ہے- بائبل مین اس کا تذکرہ کہین نہین ہے- رافہ کے معنی بزبان عبرانی پہلوان یا دیوہیکل یا پہلوانِ قوی ہیکل ہے-

۵- ایک افسر- یہ شمسون کو ردّ و قدح کے بعد فلسطیون کے جلسہ مین لے جاتا ہے- تاکہ وہان اوس کی تضحیک کیجائے-

۶- قاصد- یا خبر لانے والا یہ فلسطیون اور شمسون کی ہلاکت کی خبر وحشت اثر لاتا ہے-

۷- احباب- یہ شخص قبلۂ دان کے معزز اصحاب اور شمسون کے اہل برادری و دوست ہین- انکی دوستانہ اور ہمدردی کی باتین ہین- اون کی باتون سے صبور رضائے الٰہی و خدا پرستی کا اظہار ہے-

سین یا مقام وقوع عزہ یا غازہ کے جیلخانہ کا میدان ہے- غازہ فلسطیون کا ایک خاص شہر تھا-

شمسون بہ حالتِ نابینائی و قیدِ عزّہ کے جیلخانہ مین ہے- یہان بہ طورِ غلام اوسے چکی پیسنا پڑتی ہے- چونکہ قومی خوشی اور تعطیل کا روز ہے- لہذا قیدیون کو بھی کا سے مہلت ملی ہے- وہ بھی فرصت پاکر جیلخانہ کے قریب ایک تنہائی کے مقام مین آتا ہے- تاکہ تنہائی مین اپنی حالتِ زار پر غم کرے- اسی وقت مین اوسکے چند احباب جو اوسکے اہل برادری اور فرقۂ دان کے معزز اشخاص ہین ماتم پرسی کرنے اور اوسے تسلی دینے آتے ہین اسی اثنا مین اوس کا باپ منوحہ بھی آتا ہے- اور ہر طرح اوسے تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے اور اوسے بتلاتا ہے- کہ بہ عوض زرِ فدیہ اوس کی آزادی و رہائی کے انتظام کے کرنے کا ارادہ ہے- اور خبر دیتا ہے کہ دجون (فلسطیون کا دیوتا) کی حمد و ثنا اور شکر گذاری کا دن ہے کیونکہ اون کا خیال ہے کہ اس دیوتا نے انھین مجھ سے نجات بخشی- شمسون کا والد منوحہ اس سے اپنا حد درجہ کا افسوس ظاہر کرتا ہے کہ اوس کے بیٹے شمسون کے افعال کے باعث یہواہ یعنے خداے ازلی و ابدی کے نام کی تکفیر اور فلسطیون کے بت دجون کی تکریم ہوئی- یہ اوس کے خاندان کے لئے باعثِ ننگ و عار ہے اس کے بعد منوحہ چلا جاتا ہے تاکہ فلسطیون کے کسر داران سے بہ عوض زرِ فدیہ شمسون کی رہائی کا انتظام کرے- اسی وقت شمسون کے پاس اوسکی بیوفا بیوی دلیلہ آتی ہے- وہ اوس کی مصیبت پر افسوس ظاہر کرتی ہے- اور معافی کی خواستگار ہے- مگر شمسون اوس کی بے وفائی و عیاری و ریاکاری اوس پر ظاہر کرتا ہے

اور وہ خفا ہو کر وہان سے چلی جاتی ہے۔ اوس کے جانے کے بعد حرفہ ساکنِ جات جو فلسطی قوم کا ایک سردار تھا آتا ہے۔ تاکہ اوسے فلسطی جلسہ مین جہان فلسطی دجون کی حمد و ثنا کرنے اور خوشی منانے جمع تھے لے جاے۔ شمسون جانے سے انکار کرتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور افسر اوسے لے جانے کیلئے آتا ہے۔ مگر شمسون پھر بھی نہیں جاتا ہے۔ یہ نہیں افسردہ بارہ آتا ہے۔ اور دھمکانے سے بھی کام لیتا ہے۔ اس سے شمسون خائف تو نہیں ہوتا ہے۔ مگر اندرونی تحریک جسے وہ من جانبِ اللہ سمجھتا ہے اوسے مجبور کرتی ہے کہ اوس کے ساتھ چلا جائے پس وہ جاتا ہے۔ مگر اوس کے احباب وہین رہتے ہین۔ اوس کا باپ خوش خوش آتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ مجھے امید ہے کہ زرِ فدیہ دے کر اپنے بیٹے کے لئے رہائی حاصل کرونگا اسی اثنا مین ایک عبرانی (یہودی) قاصد آتا ہے۔ اور بہ پریشان حالی بیان کرتا ہے کہ جس عمارت مین فلسطی جمع تھے اور جہان شمسون اون کے ارشاد کے بہ موجب تماشہ کر رہا تھا۔ اوسی عمارت کے اون ستونون کو جس پر اوس کا دار و مدار تھا۔ اوس نے اپنے دونون بازوؤن سے پکڑ کر گرا دیا۔ اس سے صدہا فلسطی زن و مرد مر گئے اور وہ بھی اون کیساتھ فوت ہوا۔ اوس نے جان دے کر اپنی آنکھون کے پھوڑے جانیکا انتقام لیا۔ اور خداے قادرِ مطلق کے نام کی تکفیر کو تعظیم و تکریم و تمجید سے مبدّل کیا۔ اور دجون کی تعظیم و تکریم کو تذلیل سے بدلا۔ اس طرح اس ٹریجڈی کا اختتام ہوا۔



حمد

حمدِ خدا کیا کرو واجبِ حمد ہی وہی
حمدِ خدا کر آسمان وہی ہی خالقِ و جہان
شمس تو اوسکی حمد کر جسنے تجھے دیا ہی نور
حمد تو اوسکی کر قمر نور لطیف تیرا ہے
اوس سے ہین کوکب خوش نما حمد خدا کرین وہ سب
حمد کر اوسکی اے ہوا اوس سے ترا ہی زور شور
حمد کرین بلوط سب جو کہ شجر کے شاہ ہین
سارے شجر نبات سب حمدِ خدا ہین کر رہی
حمد کرین چرند سب جو کہ ہین دولتِ بشر
حمد کرین پرند سب نغمہ سرا ہون جا بجا
کیڑے مکوڑے جتنے ہین حمدِ خدا کرین وہ سب
حمدِ خدا تو کر بشر برتر و اعلیٰ ہے تو ہی

مالک ملک ہی وہی اوسکی ہر اک ہی شہی
گرچہ بلند تو بہت تجھ پہ ہی اوسکو برتری
چشمہ نور تیرا وہ تو جو ہی شاہ خاوری
تیرا وجود اوس سے ہی اوس سے ہی تیری چاندنی
نور ہی اون کا جلوہ گر رات کی جبکہ تیرگی
آندھی تری ہی پر غضب جس سی جہان ہین ابتری
سجدہ مین جھکتے ہین وہ سب سے یہی ونکی بندگی
جتنے ہین سب ہین خوشنما دل کی ہمارے وہ خوشی
فائدہ مند ہی بہت اون کی بشر کو زندگی
گونج اوٹھے جہان سب نغمہ سرائی ہو بڑی
اون کے پرون پہ ہین بہت نقشہای زرگری
فہم و ذکا و عقل و ہوش حق نی دیا تجھے سبھی

یہ ایک انگریزی نظم سے ماخوذ ہے

شاہ و گدا و مرد و زن حمدِ خدا کیا کرین
نعمتین حق نے ہمکو دین اوس نے ہمین نجات دی



شمسون محزون

شمسون

یہان سے مجھ کو لے چل اب و بان تو
جہان پر دھوپ بھی ہو اور سایہ
جہان مین جا یا کرتا ہون ہمیشہ
یہان پر کچھ نہین راحت مجھے ہے
تعفّن سے بھرا ہے جیل خانہ
بہت سیلن ہے جس سے دل تلک سرد
ہوا بھی مثل میرے ہو یہان قید
ہے جیسے جسم میرا تیرہ و تار
اسی صورت یہ ہو زندان تاریک
مگر اس جا نسیمِ صبح آتی
بس اب تو جا کہ دل خوش بان کرونگین
فلسطی قوم کا دن ہے خوشی کا
ہے اس باعث ہر اک کو آج چھٹّی
یہان آیا ہون کچھ آرام کرنے
بدن کو گرچہ مل جائے گی راحت
کرین پھر جس طرح حملہ کسی پر
ٹہائے وہ مگر پھر بھی وہ آئین
خیالات اس طرح مجھ کو ستاتے
پرانے وقت کو آگے وہ لاتے
تولّد کی مرے حق نے خبر دی

رہے میری آنکھ کی جا لے گمان تو
جہان کی ہو ہوا ہر طرح تازہ
مجھے ملتا ہے جب موقع ذرا سا
مجھے تکلیف وہ ہے یان یہ ہر شے
بہ مشکل زندگی کا یان ٹھکانا
تعجّب کیا کہ ہوتا جاتا ہون زرد
اوسے زہریلا کرتی بے گمان قید
ہے جس سے میری ہر دم حالت زار
یہ میرے حال کے مانند ہے ٹھیک
بہارِ تازہ یان ہے مجھ کو بھاتی
ذرا ہی دیر راحت دل کو دون مین
وجون[1] کے شکر کا اور بندگی کا
اسی سے مل گئی راحت مجھے بھی
اکیلے صبح سے مین شام کرنے
نہ ہرگز دل کو ہوگی استراحت
کرین اندوہگین اوس کو سراسر
وہ کاٹین اور اوسے بے حد ستائین
ہٹاتا ہون مگر پیہم وہ آتے
مری موجودہ حالت وہ دکھاتے
مری مان کو وساطت سے ملک کی

[1] دجون فلسطینو کا دیوتا تھا اسکا اوپر کا حصہ انسان کی شکل رکھتا تھا اور نیچے کا حصہ مچھلی کی شکل کا تھا اسموئیل ۵ ۴ + فردوس گم شدہ جلد اول شعر ۴۶۲ لغایت ۴۶۳

جو قرباں گاہ کے شعلہ کے ہمراہ
یقین تھا کہ اب رحمت خدا کی
ہے قومِ منتخب[2] پر ہونے والی
ہدایت پرورش کے بارہ مین بھی
ہو مجھ سے قوم کی خاطر بڑا کام
مگر اب ہو گیا یہ حال میرا
مین نامختونون[3] کا قیدی ہوا ہون
مری آنکھون کو ظالم نے نکالا
ذلیلون سے ہی ذلت ہر زمان یان
وہ دق کرتے ہین اور مجھ کو چڑھاتے
پڑا یان پر مین چکی پیستا ہون
مری حالت ہے یان حیوان سے بدتر
رہائی دینے والا قوم کا تھا
فلسطی قوم کا اب مین ہون قیدی
مری بابت جو تھی یہ پیش خبری
ہوئی پوری نہ ہرگز حیف صد حیف
سراسر اس مین میری ہی ہے تقصیر
گیا رازِ خدا کو مین نے افشا
مین بس مین ہو گیا ایک سیمتن کے
ہوا مجبور ضد سے اوسکی یان تک
بتایا زور کس شے مین نہان تھا
وِفاداری کا گیسو[1] ہی نشان تھے
کہ جیسے عدن مین ممنوعہ پھل تھا

گیا خلدِ برین کو نزدِ اللہ
عنایت اور بخشش کبریا کی
وہ پاے گی رہائی اور بحالی
مری نسبت تھا مطلب حق کا یہی
بزرگی پاے خالق کا سدا نام
نہیں یہ حال ہو ہرگز کسی کا
مین زندان مین مصیبت جھیلتا ہون
اندھیرا ہو گیا میرا اُجالا ؛
سراسر عادتون مین اپنی شیطان
مجھے ہر طور سے ہر دم ستاتے
نہین مین جانتا کیسے رہا ہون
غلامون سے بری حالت سراسر
بدن مین زور تھا بے مثل میرا
مجھے حاصل نہیں ہرگز رہائی ؛
کہ دونگا قوم کو اپنی رہائی
ہوئے سرزد مجھی سے کارِ بد حیف
ہے واجب جو خدا دے مجھ کو تعزیر
ہوا اس کے سبب یہ حال میرا
ہوا ادراک ہے ہے! دور مجھ سے
تھی بد باطنی پر اوس کی لاشک
مرے گیسو مین پنہان بے گمان تھا
اطاعت کا ثبوت اک بے گمان تھے
وہ انسان کیلئے یکسر اجل تھا

[2] بنی اسرائیل یا قوم یہود کیونکر خدا نے اس قوم کے بزرگ حضرت ابراہیمؑ کو برگزیدہ کیا تھا۔ اور انکی اولاد قوم یہود کو اپنی خاص امت ٹھہرایا۔

[3] فلسطیون۔ جن کا ختنہ نہین ہوا تھا یہودی غیر اقوام کو بطور حقارت نامختون کہتے تھے فلسطی فلسطین کی ایک غیر یہودی قوم تھی۔

[1] شمسون نذیر تھا بموجب شریعت موسوی نذیرون (دیکھو صفحہ ٧)

اوسے حوّا نے آدم کو کھلایا
وہی کام اب دلیلہ نے کیا ہے
مرا سر ران پر رکھ کر سلایا
مجھے تکلیف و ذلّت ہر طرح دی
کیا نابینا جس سے ہون مین محتاج
ہے راحت جسم کو دل کو نہ ہے چین
مین بچتا تا ہون پر اس سے نہ حاصل
بلا حکمت کے کچھ بھی ہے نہین زور
اوسے کرتی ہے حکمت بالیقین زیر
رکھا کیون انحصار زور مو پر؟
مگر خاموش ایسی باتین مت بک
وہ قوت واسطے میرے تھی لعنت
اگر ماتم کرون مین زندگی بھر
ہے نابینائی کی آفت سے دل تنگ
ہے بہتر قید اس سے اور فلاکت
ہے اول نور خلقت مین بلا شک
فضیلت نور کو ہر شے پہ حاصل
کسی شے سے مجھے راحت نہین ہے
مین انسان اور حیوان سے ہون بدتر
اگرچہ رینگتے پر دیکھتے ہین
ہے نابینائی اور اعدا کا ساتھ
فریب اور چال بازی اور شرارت
مین زندہ ہون کہ ہون مین نیم مردہ

وہ اون کے واسطے تھا موت لایا
گنہ کروا کے مجھ سے دکھ دیا ہے
اوسے منڈوا کے آخر کو ستایا
بدی سب سے بڑی جو کی وہ یہ تھی
ملا اب خاک مین قوت کا وہ تاج
مجھے دیتی نہین ہے کوئی شے چین
تسلی کچھ نہین پاتا مرا دل
ہے نقصان دینے والا بالیقین زور
بلا حکمت کے کچھ بھی ہے نہین شیر
وہ ہے خطرہ کی حالت مین سراسر
خدا کرتا ہے سب اچھا بلا شک
بیان کرنے سے باہر ہے مصیبت
مقابل مین ہر اک دکھ کے یہ کمتر
مقابل اسکے اور آفت ہین یا ننگ
بڑھاپے کی بھی بہتر اس سے آفت
رسائی اوس کی ہر ہے پر نہ مجھ تک
وہی نور اب ہوا ہی مجھ سے زایل
ہے میرے واسطے تاریک ہر شے
ہین خوشتر مجھ سے کیڑے بھی سراسر
وہ خوش حالی مین البتہ پڑے ہین
بڑی راحت سراسر اون کے ہی ہاتھ
بڑھاتی ہر زمان میری مصیبت
ہے مردہ سے بھی بدتر حال میرا

بقیہ صفحہ ۱۳
ز صفحہ ۱۶ کے سر کے بال جب تک کہ وہ نذیر رہین خواہ زندگی بھر نہین مونڈے جاتے تھے شراب وغیرہ کا استعمال نہین کرسکتے تھے۔ اور اونھین مردے کا چھونا وغیرہ بھی منع تھا گنتی ۶ باب

ہے گرچہ دوپہر تو بھی اندھیرا
ہے میرے واسطے سورج اندھیرا
خدا کے حکم سے تھا نور پیدا
مین اوس سے کس لئے محروم اب ہون؟
خدا خود نور ہے اس مین نہین شک
ضرورت روح کو اور جان کو اسکی
رکھا کمزور آنکھون مین یہ ہے نور
نہ کیون معمور اس سے جسم رکھا
نہ آنکھین پھوڑنے سے جاتا رہتا
مین ہون مردہ مرا یہ جسم ہے قبر
نہین مانند مردہ دکھ سے آزاد
ہین ایذا ہائے دشمن ہائے زندان
یہ کس کے آنے کی آتی ہے آواز
ستائین چھیڑین اور ٹھٹھا کرین یہ
ہے تسلیم و رضا اب میرا شیوہ

احباب (وہ آپس مین اسطرح کہنے لگے)
مگر ہم یکایک نہین جائین پاس
ہے اس مین نہایت تعدل ہوا
وہ بیٹھا ہے مایوسی کے حال مین
پھٹا اور میلا ہے اوس کا لباس
یہ ہے کیا وہ شمسون عالی وقار؟
یہ ہے کیا وہ روئین تن و پیلتن!
نہ انسان کی طاقت نہ حیوان کی

اندھیرا ہان اندھیرا ہان اندھیرا
نہ آئے گا نظر مجھ کو اجالا؛
ہوا اک لفظ کن سے وہ ہویدا
تسلی اپنے دل کو کس طرح دون
ضرورت مین نہ اسکی بالیقین شک
ہے قایم اس سرائے زندگی بھی
ذرا سے صدمہ سے ہو سکتا ہے دور
کہ جب تک جسم رہتا یہ بھی رہتا
نہ ہوتا زیست بھر پھر کوئی اندھا
بھلا آسکتا دل کو کس طرح صبر؛
ہر اک ساعت مین ہون ناشاد و برباد
مری اس زیست سے ہے جان حیران
ستانے والے ہون گے پر نہ دمساز
اذیت ہر طرح سے مجھ کو دین یہ
خدا سے ہوگا بیڑا پار میرا

کہ حیرت ہمین دیکھ کر ہے اسے
ہے دل دیکھ کر اوسکو از حد اوداس
گمان و یقین جس کا ہرگز نہ تھا
تاسف اوسے دیکھ کر ہے ہمین
ہے ذلت کی حالت مین وہ بیقیاس
جوان مرد و شیر افگن و نامدار
وہ شیر ژیان صفدر و صف شکن
مقابل مین اوسکے کبھی کچھ نہ تھی

کہ جون بکری کے بچے کو پھاڑے شیر — لگی شیر کے مارنے مین نہ دیر

وہ فوج فلسطی پہ غالب ہوا — اوسے اوس نے از حد پریشان کیا

فلسطی تھے از حد مسلح جوان — تنومند و زور آور و پہلوان

زرہ بکتر و خود پہنے تھے وہ — تھے محفوظ الماس و آہن سے وہ

سپر اور شمشیر و گرزِ گران — تبر اور نیزہ و تیغ و کمان

لئے تھے تھا شمسون نہتّھا جوان — خداداد قوت کی اوس نے عیان

اونھین جو مسلح تھے اور اوبھی — بہ شدت کیا قتل یکبارگی

ملی خاک مین یک بہ یک اونکی شان — زرہ بکتر و خود و تیغ و کمان

ملے خاک مین اونکی لاشون کیساتھ — ہزیمت بجز کچھ نہین آیا ہاتھ

بہادر گئے بھاگ ہتھیار چھوڑ — لڑائی کی جانب سے منھ اپنا موڑ

کہ جسطرح آندھی سے پتّے اڑین — اڑا لیگیا خوف وان سے اونھین

گدھے کا تھا جبڑا فقط ہاتھ مین — سوا اس کے اور کچھ نہ تھا ساتھ مین

کئے قتل اکدم مین وان اک ہزار — جو شہزور تھے اور تھے نامدار

ہے رامات لاحی[1] اوسی جا کا نام — ہے مشہور حد درجہ تک وہ مقام

وہ عزّہ[2] مین جس وقت محصور تھا — بظاہر مقیّد تھا مجبور تھا

وہ دروازہ اور اوسکی چوکھٹ کو بھی — (دکھا کر کے قوت عجب طرح کی)

اوٹھا کر کے جبرون تک لے گیا — اور ایک کوہ پر جا کے اونکو رکھا

ہون کس کے لئے پہلے ہم سوگوار — ہے دو باتون سے دل بہت بیقرار

تری قید اور اندھاپن بالیقین — مصیبت وہ ہین جن کا ثانی نہیں

ہے زندانِ تاریک تیرا بدن — ہے جس سے شب و روز رنج و محن

غرض قیدِ دو مین گرفتار ہے — اسی وجہ حد درجہ ناچار ہے

غرض جسم اور روح ہے قید مین — یہ دو باتین ہین جن سے دکھ ہی نہین

شب و روز یکسان ترے واسطے — نہیں نور سے کام ہرگز مجھے

[1] قاضیون ۱۵-۱۷

[2] ایضاً ۱۶-۳ ؛ نعایت ۳

نہیں نورِ باطن سے کچھ فائدہ — اندھیرا ہے جب ہر طرف جسم کا
نہیں ایک حالت ہے انسان کی — ہے راحت کبھی اور دکھ ہے کبھی
وہ انسان جو دنیا مین ہین بے مثال — بدل جاتا ہے یک بہ یک انکا حال
تو انسان کی حالت کا آئینہ ہے — بمشکل کوئی دہر مین تجھ سا ہے
بلندی سے کس پستی مین گر پڑا — تو دنیا مین ہر اک سے شہ زور تھا
اگر نیکی رہتی ترے ساتھ مین — تو قوت بھی رہتی ترے ہاتھ مین
تو سارے جہان کو بھی کرتا مطیع — ترا درجہ ہوتا ہر اک سے رفیع
ترے زور کے ہوتے سب مدح خوان — تو ہوتا زمانہ مین شاہِ جہان

شمسون
صدا آرہی کس کی آواز کی — نہیں صاف مین گرچہ پاس سبھی

احباب
جائین اوسکے پاس وہ ہے بولتا — غمگساری اوسکی کرنا ہے بھلا
قوم اسرائیل کا تھا فخر و زور — اوسکی قوت کا مچا عالم مین شور
قوم کا ہے رنج وہ اب بالیقین — مثل اوسکے کون ہے اندوہگین
دوست ہین آئے وطن سی ترے ہم — کر سکین تا دور کچھ حرمان و غم
تری ہمدردی کرین اور غم کرین — ساتھ مین مل کرکے ہم ماتم کرین
دین تسلی اور صلاحِ نیک بھی — تاکہ دل سے تیرے غم کی ہو کمی
مرہمِ دل ہے محبت کا کلام — کرتا ہے رنجیدہ دل کو شاد کام
ہے صلاحِ نیک سی سب کی فلاح — دل کو راحت دیتی ہے اچھی صلاح

شمسون
دل کو راحت ہی تمھارے آنے سے ای دوستو — میرے دل کے واسطے مرہم یقیناً تم ہی ہو
دوست دنیا مین بہت ہین کھوٹے سکے کی طرح — اسطرح کے دوست سی ہے فائدہ کس شخص کو
اپنے مطلب پر دکھاتے دوستی ہین لاکلام — وقت جس دم ہو مصیبت کا نہین آتے وہ کام
غیر بن جاتے ہین بعضے دشمن سی بن جاتے عدو — دوست ایسے کرتے ہین انسان کو اکثر تلخ کام
ہے یقین مجھ کو کہ میرے ہو حقیقی دوست تم — ہو بلا شک ایسی آفت مین یقینی دوست تم
آئے ہو یان پر مدد کو اور تسلی کے لئے — سچ یہ ہے میرے ہو قومی اور دینی دوست تم

	جو مری تکلیف کا باعث تمہاری راحت ہی ہو	درحقیقت میری ذلت مین بھی عزت ہو وہی	
	آنکھین گر ہوتین تو آنکھ اپنی اٹھا سکتا نہیں	جو کہ لعنت پہلے تھی اب حق کی برکت ہی وہی	
	مین نے اپنے آپ ہی کی اپنی کشتی ہے تباہ	میرے سارے فعل ہین اس بات کے ہر دم گواہ	
	ہونے والی بھی نہین کشتی مری برباد یون	درحقیقت ہے تباہی کا سبب میرا گناہ	
	لوگ میری ابلہی پر ہنستے ہون گے بالضرور	کام مین نے وہ کیا فہم و فراست سے تھا دور	
	فاش مین نے کردیا سرِّ الٰہی ہائے ہائے!	ہے تعجب کیا کہ خلق اللہ مجھ سے ہو نفور	
	زور تھا پر فہم و دانش سے نہیں تھا بہرہ ور	مجھ کو مثل زور دانش دیتا بھی خالق اگر	
	میری بربادی نہیں اس طور سے ہوتی کبھی	اور مرضی مجھ سے حق کی پوری ہوتی سربسر	
احباب	نہ لگا عیب اپنے خالق پر؛	ذات جسکی ہر اک سے ہے برتر	
	انتظام اوس کا ہر طرح اچھا	جو کیا اوس نے وہ ہی خوب کیا	
	عورتون کے فریب سے اکثر	اہلِ دانش بھی گر گئے یکسر	
	اس سے اپنے کو دے تسلی اب	دل دکھا اپنا تو نہ بے مطلب	
	تو مصیبت پہ اور نہ لا آفت	ایسی باتون سے کھو نہ تو راحت	
	ہے تعجب اسی سے ہم سب کو	کس لئے قومِ حق و مختون[1] ہو	۱- یہودی ختنہ کیا ہوا۔ یہودی ازراہِ فخر اپنے کو مختون کہتے تھے
	تو نے پیہم چنین فلسطی زن	جو کہ کافر تھین اور تھین پر فن	
	قوم مین تیری تھین بہت خوشرو	نیک باطن تھین اور تھین خوش خو	
	حسن مین ویسی تھین کہ تھین بڑھکر	نہیں عاشق ہوا تو اون کا مگر	
	زنِ کافر پہ ہوکے عاشق زار	یہ سہے تو نے رنج اور آزار	
شمون	زن تمنہ[2] سے عقد پہلے کیا تھا	مرے باپ کو جو نہ اچھا لگا تھا	۲- قاضیون ۱۴-۱- تمنہ فلسطین مین ایک مقام تھا
	وہ ہرگز نہیں بات یہ جانتا تھا	کہ اس سے ارادہ مرا جنگ کا تھا	
	خدا کی طرف سے تھی تحریک دل مین	اسے خوب دل مین سمجھ مین گیا تھا	
	کرون عقد تا یہ سبب جنگ کا ہو	بظاہر مرا عقد کرنا برا تھا	
	سبب جنگ کا یہ ہوا عقد آخر	زن تمنہ کو چھوڑنا بھی پڑا تھا	

	وہ ثابت ہوئی بے وفا در حقیقت	جو مقصد تھا میرا وہ پورا ہوا تھا	
	گیا قوم کی اب رہائی کا آغاز	ہو یہ کام پورا یہ مقصد مرا تھا	
	دلیلہ سے پھر عقد کو مین نے کر کے	یہ ہی دل مین اپنے تصور کیا تھا	۱ـ قاضیون ۱۶-۴
	برا ہے نہ پہلے کے مانند یہ بھی	حقیقت مین یہ ہی ارادہ مرا تھا	
	بنون قوم کی مین رہائی کا باعث	نہ پورا ہوا جو مرا مدعا تھا	
	گیا ہاے افشاے رازِ الٰہی	مین مغلوب اوس زن کی ضد سے ہوا تھا	
	حسینہ تھی اور تھی وہ پر فن بلا کی	مجھے غمزہ سے قتل اوس نے کیا تھا	
	سراسر مین ملزم ہون اسمین نہیں شک	مطیع اسقدر زن کا مین ہو گیا تھا	
	گیا اوسکی باتون سے مین ہار آخر	نہ ہرگز ہرا مجھ کو کوئی سکا تھا	
	دیا خامشی کا حصار اوسکو مین نے	جسے چھین مجھسے نہ کوئی سکا تھا	
احباب	دشمن کو غصہ مین تو لاتا رہا تھا اکثر	جسدم لڑا تو اوس سے ہوتا رہا مظفر	
	پر قوم دشمنون کی اب تک بنی ہے خادم	دشمن کی ہے حکومت ہر جا پہ اب بھی قائم	
شمسون	نہیں اس مین ہرگز مین تقصیروار	ہین حاکم مری قوم کے ذمہ وار	
	نہ ہرگز اونھون نے دیا میرا ساتھ	میرے کام مین گرچہ تھا حق کا ہاتھ	
	نہ سمجھے وساطت سے میری خدا	غلامی سے اون کو کرے گا رہا	
	مرے کام بتلاتے تھے جابجا	کہ تھا واقعی مجھ پہ فضلِ خدا	
	گیا پھر نہ اسکا اونھون نے خیال	دیا اسکے برعکس مجھ کو ملال	
	مین ایتام[2] مین جبکہ جا کر رہا	نہ اس وجہ دشمن سے مین ڈرتا تھا	۲ـ قاضیون ۱۵-۸ ـ فلسطین کا ایک شہر تھا جو یہودیہ مین واقع تھا
	نگر تاکہ موقع سے حملہ کرون	ہزیمت سراسر مین اعدا کو دون	
	فلسطی تب آئے مرے کھوج مین	مجھے قید کرنا تھا منظور اونھین	
	یہودہ[3] کو مجبور اونھون نے کیا	کہ دین مجھ کو ہاتھون مین اونکے پھنسا	۳ـ یہ بنی اسرائیل کا سب سے زیادہ معزز قبیلہ تھا ـ دیکھو صفحہ ۱۳
	مین کچھ شرطون پر اون کے بس مین ہوا	مجھے رسّون سے باندھا اونھون نے دیا	
	مجھے دشمنوں کے حوالہ کیا	اسی مین وہ سمجھے تھے اپنا بھلا	

مگر رستے تھے سامنے میرے کیا
اونھین توڑا دشمن پہ حملہ کیا
ہزار آزما صدہا زخمی ہوئے
جو دیتی مری قوم اوس وقت ساتھ
مری[۱۲] قوم پاتی رہائی ضرور
وہ غزہ پہ اور جات پر قبضہ کر
حکومت کیا کرتے اعدا پہ وہ
وہ قومین جو کھو دیتی آزادی ہین
غلامی کی راحت کو کرتی پسند
مگر جس مین اوّل مصیبت ضرور
جو آزادی دے اوسے لاتے ہین شک
کبھی جانتے اوسکو از حد ذلیل
نہیں دیتے ہرگز ہین وہ اوسکا ساتھ
وہ بنتے ہین حد درجہ ناحق شناس
بالآخر نہیں ہوتا کچھ فائدہ

احباب

جدعون کے ساتھ بھی تو کیا تھا برا اسکو
قابل تھے جس سزا کے اونھین ویسی دی سزا
کانٹون سے دی سکاتیون کو اوس نے سزا
افتح[۲] جو زور اور دلائل مین تھا قوی
پر شکر کے عوض مین عداوت سی کام لے
شبلت نہ بول سکنے پہ بے حد ہوئے ہلاک

شمسون

اونھین کے ساتھ مرا کیجئے شمار جناب
مصیبتون مین ہین چھوڑا گیا ہون لوگون سے

وہ تھے جسطرح سے کہ ہوسن جلا
گدھے کا فقط ہاتھ مین جبڑا تھا
مرے صدہا۔ بھاگے وہی تو بچے
قوی میرے ہو جاتے اسوقت ہاتھ
مصیبت غلامی کی ہو جاتی دور
ظفریاب اعدا پہ ہو سربسر
قوی ہوتے اپنے سے اعلیٰ پہ وہ
غلامی کی ہر وقت جو عادی ہین
نہ آزادی جو ہر طرح سودمند
ہے واقع مین بعد اوسمین از حد سرور
اگرچہ وہ ہو نیک مثل ملک
حسد سے خلاف اوسکے لاتے دلیل
اگرچہ مدد کو خدا کا ہو ہاتھ
وہ بدنام کرتے اوسے بے قیاس
غلامی کا رہتا ہے قایم جوا
[۱] جو ساتھ مین کیا ترے کیا ہی نیا سلوک
اون کا غرور خاک مین سارا ملا دیا
اور برج فینوئیل کا اوس نے گرا دیا
[۲] اور جسکو قوم لوط پہ حاصل ظفر ہوئی
جو اہل شر تھے اوس سے سراسر وہ بھڑ گئے
نااہلون کا اسی طرح اب ہو گا قصہ پاک
مگر ہوا ہے مرا سب سے اب تو حال خراب
یہ سچ ہے فائدہ کامون سے کب ملا تھا مجھے

بقیہ صفحہ ۱۲ اسمین خداوند یسوع مسیح پیدا ہوا۔ اسی سے کل قوم بنی اسرائیل کا نام یہودی ہو گیا یہودہ معنے مدح بزبان عبرانی

۴ یہ فلسطیون کے خاص شہر تھے

۱ قاضیون ۸

۲ قاضیون ۱۲ و ۱۳

احباب — خدا آرہائی مگر اپنے لوگون کو دے گا — وہ کام اور کسی کے وسیلے سے ہے گا

درست و حق خدا کے کام سب ہین — ہمارے فائدے کے کار رب ہین

بجز احمق کے سب ہین اوسکے قائل — جو دانائی سے خالی اس پہ مائل

۳ زیورہ

کہ ہون وہ معترض کارِ خدا پر — اگرچہ راست و حق ہین وہ سراسر

وہ اپنے دل مین حق کے ہین نہ قائل — اسی باعث وہ حد درجہ ہین جاہل

نہیں تعلیم ایسی پائی جاتی — ہر اک جاہستی حق مانی جاتی

نہیں اس کا معلّم اور نہ اسکول — سکھانے پر نہ اس کے کوئی مشغول

معلّم اسکا احمق دل ہی اوس کا — نہایت ابلہی کا پاٹھ شالائ

مگر کچھ لوگ ایسے ہین بلاشک — ہوئے گمراہ حق سے ہین یہان تک

خدا کی راہون پر شک ہین وہ لاتے — اور اوس پر عیب از حد یہ لگاتے

خلافِ حکم خود کرتا ہے اکثر — ہے اوسکی کسرِ شان اسمین سراسر

وہ دل مین اسطرح کی باتین لاکر — بتاتے اپنے دل کو ہین وہ بدتر

وہ آوارہ خیالون مین ہین رہتے — نہین آرام پاتے دل مین اپنے

اوسے قانون کا اپنے مقیّد — ہین کرتے ۔ اوسکی آزادی ہین ہو حد

ہمارے واسطے قانون بنائے — ہے وہ ہر طور سے آزاد اون سے

خدا قانون پر اپنے ہے قادر — اور اوس کے کارِ حکمت سب ہین نادر

وہ مرضی کے مطابق کام لیتا — جسے وہ چاہتا آزادی دیتا

کسی قانونِ حق سے ہو وہ آزاد — نہ اسمین ہو گنہ جس سے ہو برباد

کیا آزاد شمعون تجھ کو اوس نے — فلسطی قوم مین تو شادی کر لیے

یہ شادی جنگ کا اوس سے سبب ہو — بزرگی پانے والا نام رب ہو

سنبھل جا باپ تیرا یان پہ آتا — اوسے ہر طرح سے عزّت تو دینا

ہین ابیض برف سان کل بال اوسکی — معزّز ہر طرح سے ہے وہ ہم سے

شمعون — باپ میرے مرے باعث ہو غمگین و حزین — اون کے آنے سی نہیں دل کو ہی ہرگز تسکین

منوحہ

واں کے فرقہ کے لوگو مری بھائی تم ہو
تم کو اغلب مرے بیٹے کی محبت لائی
ہو جوان مرد قدم تم کو یہاں لائے جلد
مین ضعیفی کے سبب دیر مین یاں پر آیا
اپنے بیٹے کے لئے غم کرون ماتم مین کرون
اے مرے دوستو بتلاو وہ کہاں پر وہ ہے

احباب

حالت خواری مین وہ واں پڑا ہے دیکھئے

منوحہ

ہے یہ کہا میرا وہی لخت جگر نور بصر
وہ اکیلا لشکر دشمن پہ پاتا تھا ظفر
واقعی مثل ملک قوت سے تھا معمور وہ
ہائے وہ اب اس قدر ناچار و نابینا ہوا
ہے نہیں اس دہر مین انسان کی حالت کو قیام
آج جو شہزور ہے کمزور کل ہو جائیگا
ہاے کیون ہم اچھی چیزون کیلیے مانگین دعا
وہ جو برکت ملتی ہے لعنت وہی ہو جاتی ہے
ہائے کیون مین طالب فرزند تھا اللہ سے
اوسکی خاطر کہتے تھے مجھکو مبارک سب
باپ میری جانے اب کون یہ ہے جانتا
کس لئے مقبول خالق سے ہوئی میری دعا
رنج کے جز کچھ نہیں حاصل مجھے اوس سے ہوا
کیون فرشتہ کا دوبارہ میری خاطر تھا نزول
معجزہ تھا میرا بیٹا سارا انسان کیلیے
قید مین ہے اور ہے دشمن کے ہاتھون وہ ذلیل

ملک و ملت کے حقیقت مین فدائی تم ہو
بے گمان ساتھ مین ہمدردی بڑی دکھلائی
اس لئے دوستو تم مجھ سے یہاں آئے جلد
میرے ادبار نے یہ وقت مجھے دکھلایا
زندہ ہون مردہ کے مانند زمانہ مین ہون
جا کے دیکھون مین ابھی اسکو جہاں دفن ہے
اوج سے وہ قعر بے حد مین گرا ہے دیکھئے
خوف کھاتے جسکی قوت سے تھے دشمن سربسر
کثرت اعدا سے اوسکو تھا نہ کچھ خوف و خطر
اور جہان مین اپنی شہزوری سے تھا مشہور وہ
ایک بزدل بھی کرے ہے پست اوسکو اب نہیں شک کیا
کون سی وہ چیز ہے قایم رہیگی جو مدام
کون اک حالت مین اس دنیا مین رہنے پائیگا
فائدہ کیا ہو اگر پورا ہمارا مدعا
رنج پاتی ہے نہیں راحت کبھی جان پاتی ہے
مل گیا فرزند مجھکو کیا خوشی ہے اب مجھے
پر مبارک دہر مین مجھکو کہے گا کون اب
رشک کے حالت پر مری گرچہ بہت لوگون کو تھا
مانگنے سے بیٹے کے مین مجھکو زیادہ تھا بلا
نعمت حق جو ملی تھی اوس سے اب کیا فائدا
کس لئے میری دعا تھی حضرت حق مین قبول
عزت و حشمت نہایت درجہ تھی حاصل اوسے
ہے صدف ہر طرح کی ذلت کا وہ بی قایم ہے یا

اور نابینا ہی اور ہر طرح وہ ناچار ہی — دشمنون کی وہ غلامی مین نہایت خوار ہی
وہ بڑے کامون کی خاطر دہر مین پیدا ہوا — ہو گیا کمزوری کے باعث گرفتار خطا
ایسی ذلت کیون روا رکھتا ہے رب العالمین — اوسکے کامون کا خیال اوسکی ذرا دین نہین
تھا مناسب ایسی ذلت وہ نہیں رکھتا روا — بخش دیتا مہر سے اوسکے قصور اوسکی خطا

شمعون

قبلہ و کعبہ نہ الزام لگا خالق پر — ذات اوسکی ہی ہر اک عیب سے از حد برتر
حق کا انصاف ہی مجھ پر جو سزا آئی ہے — مجھ پہ میری ہی حماقت سے بلا آئی ہے
تھے بڑے کام مرے ویسی ہی حالت میری — انتہا درجہ کی تھی باپ شرارت میری
راز حق کو کیا افشا جو نہ کرتا تھا مجھے — مرتکب ہونے سی تقصیر کے ڈرنا تھا مجھے
راز تبلایا اوسے جسمین وفا کچھ بھی نہ تھی — تھی ریا اوسمین مگر صدق و صفا کچھ بھی تھی
کیونکہ کنعانی بھی بے دین بھی ہماری دشمن — دین و ایمان کی صداقت کی ہمیشہ رہزن
تمنہ والی سے اسی طرح کا دھوکا کھایا — بے وفائی کا ثبوت اوسمین سراسر پایا (اقافیون ۱۴)
عین ایام مین شادی کے وغا بازی کی — ضد کی اتنی کہ ہوئی جان پریشان میری
پوچھ کر راز جو دشمن تھے اونھین تبلایا — ضد سے مغلوب ہوا اتنا کہ دھوکا کھایا
ایسی بدعہدی سی کرنا تھا فضیحت حاصل — تا نہیں ہوتی دگر بار فضیحت حاصل
ہاے یہ پہلی سی بھی نکلی نہایت بدذات — ظاہرا عشق مین کی ساتھ مرے اوس نے گھات
حرص مین زر کی وفاداری کا خون اوس نے کیا — ضد سے اور تازہ کرشمہ سے سدا کام لیا
ناز و انداز و خوشامد سی عجب کام لیا — نیم جان پیار کی خفگی سے مجھے اوس نے کیا
اپنی قوت کا اوسے راز نہین تا تبلادون — میرے کس حصہ مین قوت تھی یہ مین اوسے کہون
حیلون سے راز کو سہ بار چھپانا چاہا — پر کسی طرح بھی اوس نے نہیں پیچھا چھوڑا
بے وفا کرنا تھا منظور مجھے اپنے سے — مجھ کو برباد کیا میرے ہی ہاتھون اوس نے
مکر اور حیلہ کو اب کام مین وہ پھر لائی — دلفریب اپنی ادا اور زنانہ سازی
کام مین لا کے وہ تقریر کی جادو سی بھری — ہوش گم میری ہوئی عقل مری جاتی رہی
وقت آرام نہیں چین مجھے لینے دیا — ضد و اصرار سے حد درجہ پریشان کیا

منوحہ

ایک لشکر سے نہیں پست مین ہو سکتا تھا
ہاے مین اوسکی محبت کا ہوا اتنا غلام
مردمی مجھ مین ذرا ہوتی نہ ایسا کرتا
کیسی ذلت کہ مرا دین بھی بدنام ہوا
چیتھڑے پہنے ہون یہان چکی پڑا پیستا ہون
تھی غلامی جو گنہ کی وہ تھی اس سے افزود
روح اور عقل کا افسوس کہ اندھا تھا بنا
تیری پسند شادی کے بارہ مین تھی نہ خوب
مین نے پسند اوسکو کیا تھا نہیں کبھی
تھا عذر تیرا واسطے حق کے یہ سب کیا
مین اسکے بارہ مین نہین کچھ کہنا چاہتا
دشمن کو حیلہ تیرے ستانے کا مل گیا
تسخیر سحر حسن سے تو یک بیک ہوا
امکان مین تیرے تھا کہ تو ثابت قدم رہے
خمیازہ ہاے اپنی بدی کا اٹھا رہا
ہے اس سے بھی زیادہ جواب ہونے والا تھا
دشمنون تو اون کا دشمن خونخوار اور حبیب
اس واسطے خوشی ہے بہت دھوم دھام ہے
قربانی اوسکے واسطے گزرانی جاے گی
گانا بجانا ہوگا ضیافت کے ساتھ آج
تکفیر نام حق کی کرین گے وہ بت پرست
دجون کو دین حق کے مقابل مین دین جلال
افسوس ہے کہ تیرے سبب سے ہوا یہ سب
اسکو تو اپنی ساری مصیبت سے کم ہوا

ایک عورت نے ذلیل اور مجھے خوار کیا
راز بتلایا اوسے جس سے ہوا مین بدنام
ہاے ذلت مین نہ اس طرح کبھی مین مرتا
میرے کامون کے موافق مرا انجام ہوا
مین غلامی مین ہون ناچار ہون اور اندھا ہون
اس لئے کرنا شکایت کا ہے بالکل بے سود
ہے سزا میری کہ اندھا مین بنایا ہون گیا
گر خوبی اوسمین تھی تو بھرے تھے بہت عیوب
کنعانی عورتون سے تھی نفرت مجھے بڑی
تا دشمنون سے جنگ کا پورا ہو مدعا
پر اسمین کچھ نہین مرے دل کو ہے شک ذرا
اندھا کیا غلام کیا قید بھی کیا
پوشیدہ جس کو رکھنا تھا وہ راز کہہ دیا
کہنا نہین جو تجھ کو تھا ہرگز نہ وہ کہے
برداشت سے سوا ہے حقیقت مین یہ سزا
معمور جشن آج یہ کل شہر غازہ ہے
ہے آج اونکی قید مین اور کور بدنصیب
تجھ سے رہائی پانے مین دجون کا نام ہے
تعریف اوسکی آج تو کل قوم گاے گی
یہ وقت اپنا گذرے گا آفت کے ساتھ آج
جس وقت ہون گے نشہ سے وہ بدبخت مست
بے حرمتی کرین گے خدا کی وہ بدخصال
تکفیر نام حق ہوئی تو نے کیا غضب
ذلت کا اور شرم کا باعث ہے جو ہوا

غازہ فلسطیون کا شہر تھا

دجون فلسطیون کا دیوتا تھا

ذلت نہ ہکو ایسی اوٹھائی بڑی کبھی — تکفیر نام حق ہوئی ہم سے نہ تھی کبھی

شمسون

مجھ کو اقرار ہے اس بات کا ہون سچ کہتا — میری بدکاری کے باعث سے ہے دجون بڑھا
اوسکو عزت ہی ہر اک جا پہ اوسی کا ہے نام — اوسکی خاطر سے یہ سب جلسہ ہے اور شان تمام
حق کی حرمت ہے نہین نام ہے اب اوسکا ذلیل — واقعہ میرا ہوا کفر کے بکنے کی دلیل
قوم کی سخت ہوئی اوس کے سبب بدنامی — بعض اشخاص ہے ایمان مین جن کے خامی
حق پہ ایمان ہوا اون کا سراسر کمتر — بدپرستی کیطرف ہوگئے مائل اکثر
اسکے باعث ہے میرے دل کو نہایت تکلیف — شرم اور رنج کے باعث ہون نہایت خفیف
آنکھو مین نیند نہیں ہے نہیں دل کو آرام — روتا رہتا ہون جگر تھام کے مین اپنا مدام
مجھ کو امید یہی دل مین ہے راحت کا سبب — جنگ جو ساتھ مین میرے تھی ہوئی ختم وہ اب
جنگ جواب ہے خدا اور دجون کے مابین — حق و نیکی کے ہے اور زشت و زبون کے مابین
اپنے کو حق کے مقابل مین کھڑا کرتا ہے — دیتا اپنے کو ہے ترجیح برا کرتا ہے
اب تو اغماض کریگا نہ خدائے غیور — خاک مین جائے گا اب قوم فلسطی کا غرور
سرنگون ہوگا دجون اسمین نہین مجھکو شک — جائے گی لٹ وہ غنیمت جو ملی ہے اب تک
ہوگا حیران وہ اور اوسکے پرستار تمام — میرے باعث جو ہوا نامِ خدا تھا بدنام
اوسکو پھر بار دگر ہوگا نہایت اجلال — سب کا مالک ہے وہی اور ہے قادر وہ کمال

منوحہ

خوش ہون امید ترے دل مین ہے راحت کی — نام حق کی تجھے تکفیر سے غیرت آئی
جو کہا تونے ہے امید سراسر اوس کی — بات ہو جائے تری شکلِ نبوت پوری
حق دجون کو نہ مقابل کبھی ہونے دے گا — انتقام اوس سے بہت جلد وہ اپنا لے گا
تاکہ ظاہر ہو حقیقت مین خدا ہی قادر — اور ہر طرح بتون کی ہے بطالت ظاہر
مین رہائی کے لئے تیری ہون ہر دم کوشان — کاش اللہ کرے مشکلین میری آسان
اب رئیسانِ فلسطی کو رضامند کیا — مجھ سے لے لین وہ تری بدلے مناسب فدیہ
ہے یہ ممکن کہ اونھون نے ہے تجھے کو رکیا — کام بے رحمی سے اعدا نے ہر اک وقت لیا
بدتر از موت غلامی ہے تری اور ذلت — ہوگئی ہوگی ستانے سے اونھین اب راحت

شمسون	فدیہ دے کر کے رہا تجھ کو کرین گے اغلب	کاش ہو جائے رہائی تری ان حا سے اب
	کچھ نہ کر میرے پدر میری رہائی کے لیئے	کچھ نہ تکلیف اوٹھا میری بھلائی کے لئے
	مجھ کو تکلیف اوٹھانے دو کہ ہون جسکے لائق	اپنی مرضی پہ تھا چلنے کا نہایت شایق
	شرم کا کام ہوا مجھ سے ہے از حد افسوس	خلق اور حق کا گنہگار ہوا صد افسوس
	میری تکلیف مرے واسطے گوارہ ہو	عفو رحمت سے خدا کی یہ گنہ میرا ہوئے
	دوست کا راز بتا دینا برا ہے از حد	کرتا جو ایسا وہ کہلاتا برا ہے از حد
	ایسے کو لوگ سمجھتے ہین نہایت مردود	اوسکی باتون کو سمجھتے ہین نہایت بے سود
	بوالفضول اور سمجھتے ہین اوسے بکواسی	ایسے کو لوگ سمجھتے ہین ہے دانش سی تہی
	اوسکی صحبت سی گریزان ہی ہر اک دانشمند	یہ ہی بہتر ہے جلے دہر مین وہ مثل سپند
	دوستی کا نہ یقین اوسکی کوئی کرتا ہے	اعتماد اوس پہ کبھی کرتا نہیں اچھا ہے
	راز حق کو جو کرے فاش ہی اس سی بھی برا	منہ نہیں دیکھنا لازم ہے کبھی ایسے کا
	سچ یہ ہے ہو وہ زمانہ مین نہایت ملعون	ہے یہ بہتر کہ سزا پائے وہ حق سے افزون
	غیر اقوام برا اوس کو سمجھتی ہین ضرور	ان مین ہے ایک کا اسطرح کا قصہ مشہور
	راز[1] بتلانے کے باعث وہ جہنم کو گیا	وہان یہ حد درجہ عذاب اوسکو اوٹھانا ہی پڑا
منوحہ	توبہ کر اپنے گناہون کے لئے ای بیٹا	ہے بھلا اپنے گناہون کے لئے پچھتانا
	تو سزا مین نہ پڑا رہ مرے ای نور بصر	کس لئے رنج مین تو اپنی کرے زیست بسر
	ہے طبیعت کے موافق کہ بچین دکھ سے ہم	ہو سکے گر نہ سہین غیر کے ہم ظلم و ستم
	جو خدا ہمکو سزا دے اوسے برداشت کرین	یہ ہے بیکار سزا اپنے کو خود ہی ہم دین
	حفظ جان نے لئے لازم ہی ہر اک کو یہ ہی	وہ کرے کام کہ ہو جس سے رہائی اوس کی
	ہے اطاعت مری لازم تجھے اب بھی فرزند	ہے یقین ہوگا ترا خالق و مالک خورسند
	اپنے کو کیون دی سزا دو سکو خدا پر تو چھوڑ	اپنے کو آپ سزا دینے سے منہ اپنا موڑ
	سمجھا جائے گا نہیں نیک تو اسکے زنہار	سمجھا جائے گا تو ہے زیست سے اپنی بیزار
	تیری تا ... جو مین کہتا ہون وہ کر تو قبول	تا کہ نزدیکی خالق ہو تجھے اب بھی حصول

[1] اِیٹینلس کے قصہ کی طرف اشارہ ہے۔ جو دیوتاؤن کے راز بتلانے کے باعث جہنم کے عذاب کا سزاوار ہوا

پھر وطن مین تو رہے اور رہا ہی پاس
دشمنون سے نہ تجھے کچھ بھی ہو آئندہ ہراس

خانہ حق مین عبادت کرے خالق کی مدام
یان نہ خدمت کرے بے دینو کی مانند غلام

تجھکو بخشے کا خدا مجھکو یقین ہے بیٹا
اپنی رحمت سے تجھے دیگا نہین اور سزا

جوکہ رحمت کا ہو طالب وسی کرتا ہی معاف
اوسکو کرتا ہے گنا ہون سے سرا سر وہ صاف

شمعون

طلب گار عفو معاصی مین ہون
کہ پیش خدا سخت عاصی مین ہون

مگر زندگی میرے کس کام کی
نہیں جینے سے مجھکو ہرگز خوشی

مرے حوصلے پست سارے ہوئے
نہیں پورے میرے ارادے ہوئے

عجب طور سے یان ہیں پیدا ہوا
ہوا جس سے پیدا بڑا حوصلہ

بڑے کام مجھسے نمایان ہوئے
مرے سارے دشمن ہراسان ہوئے

جو کرتا تھا وہ حق کی جانب سے تھا
وہ معمور اچھے مطالب سے تھا

ہر اک سے مجھے زور مین فوق تھا
مجھے زور دکھلانے کا شوق تھا

مین جبّارون سے زور مین تھا بڑا
کوئی میرا اندِ مقابل نہ تھا

نہ تھی زور مین ایسی نسل عناق
تھی شہ زوری اتنی کہ تھا اوسمین طاق

مین شبل ملک گھومتا تھا سدا
کوئی سامنے میرے آتا نہ تھا

کسی سے نہ تھا مجھکو خوف و خطر
تھی تعریف ہر جا میری سربسر

ہوا زور سے مجھ مین پیدا غرور
ہے خود پسندی سے آیا سرور

مین شہوت پرستی مین تھا مبتلا
مرض مجھکو بھی عاشقی کا ہوا

دلیلہ پہ آخر مین عاشق ہوا
مین خوش کرنے کا اوسکے شائق ہوا

مین کھو بیٹھا عشرت سے مردانگی
مطیع اوسکی اب میری مرضی ہوئی

مین افسوس سمجھا اوسے پاسدار
اوسی نے مرا کھویا عزّ و وقار

کہ جون بھیڑ کے بال کاٹے کوئی
اوسے گود مین بھی سلائے کوئی

اسی طرح اوس نے سلایا مجھے
ذلیل اوس نے آخر کرایا مجھے

مرے سر کے بالون کو منڈوایا تب
مجھے قید اعدا مین بھجوایا تب

الگنتی ۱۳- ۲۲. و ۲۸ عناق معنے لنبی گردن والا

جاب

مجھے دکھ دیا اور رلایا مجھے — غرض ہر طرح سے ستایا مجھے

نہ تو دختر رز کا عاشق کبھی تھا — مزہ کا نہیں اوسکے شائق کبھی تھا

نہ بو اور رنگ اوسکا بھایا تجھے تھا — نہ دل اوس سے خوش کرنا بھایا تجھے تھا

تھے نشہ زور گرچہ بہت اوسکے شایق — بہت تھے دل و جان سے بھی وسکے عاشق

مگر منہ لگایا نہیں تو نے اوس کو — رہا آب صافی کا مشتاق خوش خو

وہ مے جو کہ قلقل سے سب کو بھاتی — نہایت ہی انسان کے دل کو بھاتی

ترے واسطے تھی نہ وہ آزمایش — ہوئی زندگی بھر نہین اوسکی خواہش

شمون

جہان چشمۂ صاف پانی کا ہوتا — جہان ہوتا شفاف و نورانی سوتا

جو سورج کی کرنون سے از حد چمکتا — بلا شبہ مانند نقرہ چھلکتا

مین پیاس اپنی اوس سے بجھاتا ہمیشہ — کبھی آب انگور بھی مین نہ پیتا

کسی طرح کا مین نہ انگور کھاتا — نہ چھوتا نہ اوسکے کبھی پاس جاتا

بین اوس سے شراب و مے ناب و صہبا — ہین دنیا مین جس سے فسادات برپا

اجاب

ہے دیوانگی اور نہایت حماقت — سمجھنا مے ناب دیتی ہے طاقت

نہ یہ پہلوان کام مین اسکو لایا — (دگر زور مین اسکا اعلیٰ تھا پایا)

کہ حق نے اوسے بازے سر رکھا تھا — اوسے پینا ممنوع سمجھا گیا تھا

ہوئے اوس سے مغلوب سب زور والے — جو اوس سے لڑے آخر کار ہارے

شمون

نہ نافع ہوئی کچھ یہ پرہیزگاری — ہوئی میری بدکاری سے میری خواری

کہ کامل نہ تھی میری پرہیزگاری — نہیں چھوڑا اوس چیز کو جو تھی پیاری

نہیں اچھا اک در کو محفوظ رکھنا — کھلا رکھنا در دوسرا گھر کا اپنا

لیے تاکہ دشمن کو آنے کا موقع — خرابی کا موقع ستانے کا موقع

نہیں اسطرح ہوتی ہے کچھ حفاظت — ہر اک چیز ہو جاتی ہے اس سے غارت

کیا مین نے اپنے کو غارت سراسر — کیا مین نے اپنے کو حیوان سے بدتر

ہوا جس سے بدنام و خوار و پشیمان — مصیبت مین پڑ کر ہوا سخت حیران

مین نابینا ہون اور بے حد ذلیل اب — ہین آفت کی چیزین مرے واسطے سب
نہیں خدمتِ قوم کر سکتا ہون اب — رہائی کا طالب خدا سے ہون کیون اب
ہے بے فائدہ گھر مین بیکار رہنا — شریرون کے بے انتہا طعنے سہنا
نگاہون مین لوگون کی بننا تماشا — اور اون کا مجھے دیکھ کر رحم کھانا
عزیزون پہ مان باپ پر بار ہونا — اور اپنی نگاہون مین بھی خوار ہونا
ضعیفی کے آخر مین صدمے اوٹھانا — یہان اور وہان ٹھوکرین سب کی کھانا
بڑھے بال پھر میرے پر کیا ہے حاصل — کہ بربادی اب ہو چکی میری کامل
طلبگار ہون موت کا جلد آئے — رہائی مرے واسطے وہ ہی لائے
کہ تا پھر نہ صدمے اوٹھانا پڑین کچھ — نہ دنیا کے دکھ میری خاطر رہین کچھ

منوہر

کیا فلسطی قوم کی خدمت کریگا ای پسر — قید مین تو زندگی اپنی کریگا یون بسر
خاص بخشش سے تجھے معمور جب حق نے کیا — زور اتنا بے سبب حق نے نہیں تجھ کو دیا
ہے یہ مطلب دشمنون کو تو ستائے بے طرح — اور قدرت حق کی اپنے مین دکھائے بے طرح
کیا یہ بہتر ہے کہ دکھ مین تو رہے اس حال مین — مثل مرغِ نیم بسمل تو رہے اس حال مین ؟
جب کہ گھر مین تو رہے محتاج و ناچار ہین — رنج و غم مین اور ذلت مین نہایت خوار ہین
ہے یہ ممکن تجھپہ حق اپنا کرے لطف و کرم — واقعی ہین اوسکی بخشش کے بہت محتاج ہم
جس طرح لاہی مین چشمہ بہا کر پانی دیا — دیکھے آپ صاف گویا پھر تجھے زندہ کیا
چشمہ آنکھون کا تیری پر نور کر دے کیا عجب — ہے یہ ممکن تجھ سے خدمت خالقِ اکبر لے اب

قاضیون ۱۵ - ۱۹

شمسون

خلاف اسکے آتا ہے دل مین خیال — کہ بہتر نہین ہوگا میرا مآل
نہ آنکھون مین پھر نور آئے گا کچھ — نہیں وہ خوشی دل مین لائے گا کچھ
ہے بجھنے کو اب زندگی کا چراغ — وہ بجھ جائے تب ہوگا حاصل فراغ
نہ دل مین خوشی اور نہ آرام ہے — نہ امید سے اب مجھے کام ہے
مری دوڑ اب ختم ہونے کو ہے — وہ شرمندگی میری کھونے کو ہے
مرا فخر اور میری شرمندگی ؛ — بھلی زندگی اور بری زندگی

ہو شکر خدا ختم ہو جائے گی / مری روح آرام تب پائے گی
نہ آئے گی واں سے جہاں جائیگی / ہے امید اسمین اسی مین خوشی

منوحہ

نہ ایسے خیالات کا کر یقین تو / کہ برباد اسطرح ہوگا نہین تو
کہ یاس اور حرمان اور بیقراری / نہیں زیست جن کے سبب تجھکو پیاری
ترے دل کو کرتی ہین ناشاد یکسر / دلی امن کو کرتین برباد یکسر
نہ جا دل مین وہ ان کو امید رکھ تو / پریشان نہ ہو دل کو رکھ اپنے یکسو
مین کرتا ہون جو مجھکو کرنا مناسب / نہیں مجھکو یان اب ٹھہرنا مناسب
مناسب تجھے فدیہ دے کر چھڑانا / کسی طرح سے اپنے مطلب کو پانا
ہے اسوقت بیٹا یہی کام تیرا / حبیبوں کے ساتھ اپنے دل کو تو بھلا

شمسون

جسم کا دکھ ہی اگر ہوتا نہ حیران ہوتا / ہائے اسطرح نہ ہرگز مین پریشان ہوتا
سارے جسمانی تکالیف ہین دکھ کا باعث / اون سے آزادی اگر ہو وہ ہے سکھ کا باعث
زیست کے چین کو یکلخت وہ کھو دیتی ہین / دل کو دریاے الم مین وہ ڈبو دیتی ہین
شیر دل لوگون کے دل کو وہ ہلا دیتی ہین / وہ جوان مردون کو بھی ہار رلا دیتی ہین
روح کا دکھ ہے کہین ان سے مگر بالاتر / جاتی رہتی ہے خوشی دل کی اسی سے یکسر
ہوتی ہے ایسی پریشانی نہین جسکا علاج / دل تسلی کے لئے رہتا ہے ہر دم محتاج
پر تسلی نہیں ہرگز کوئی دے سکتا ہے / اور کے دکھ کو نہ ہرگز کوئی لے سکتا ہے
کچھ اثر کرتی نہیں آب و ہواے گلزار / وادی یکسان ہے اوس سے اور فضاے کہسار
آنکھون کا نور گیا دل کا گیا ساتھ مین نور / جو خوشی دل کی تھی وہ ہوگئی یکسر کافور
واسطے میرے یہ عالم ہوا تاریک و سیاہ / ہائے دل مین ہے مرے اور مرے لب پہ ہے آہ
ہر زمان رہتا ہون تکلیف و پریشانی مین / کیسی ذلت مین بھی اور حالت محتاجی مین
روح کا دکھ جو مجھے ہے وہ ہے اس سے بھی بڑا / دل ہر اک وقت رہا کرتا پریشان میرا
اپنے افعال سے ہر وقت مین پچھتاتا ہون / اپنے کامون سے ہر اک وقت مین شرماتا ہون
دینے کو آیا ولادت کی خبر میری ملک / دوسری بار یہی اوس نے خبر دی بیشک

خاص مقصد کیلئے خلق مجھے حق نے کیا ‏— ایک مدت تلک اس دہر مین کام اوسکا کیا
ے سے پرہیز سدا کرتا رہا تھا مین نذیر ‏— ہر زمان مجھ پہ رہا سایۂ افضال قدیر
کسی انسان مین نہ وہ زور تھا جو مجھ مین تھا ‏— جو کسی سے نہ ہوا کام تھا وہ مین نے کیا
تنِ تنہا کیا اعدا کو ہلاک و ابتر یا ‏— نہ تھا خنجر بھی مرے پاس تھی تیغِ دو سر
عہدِ حق توڑ دیا جب سے ہوا مین کمزور ‏— گرچہ عالم مین مرے زور کا تھا ہر جا شور
مجھ کو مردود کیا حق نے سزا دکھ مین سہون ‏— مثل مردہ ہون اگرچہ مین یہان زندہ ہون
مجھ کو امید سے ہرگز نہین اب کام رہا ‏— میرا ذلت کے لئے تا ابد اب نام رہا
میری بدکاری کی ہرگز نہ تلافی کوئی ‏— دوست حرمان کے بجز اور نہ باقی کوئی
موت آجائے مرے دل کی مسرت کیلئے ‏— بے گمان ہے یہ ہی اکسیر مصیبت کے لئے

اجاب

کل جہان صبر کی تعریف کیا کرتا ہے ‏— جو سمجھ دار ہے اسکا وہی دم بھرتا ہے
وہ کتابین جو جہان کی ہین قدیم اور جدید ‏— جن کی شہرت ہے زمانہ مین قریب اور بعید
ہر طرح صبر کی تعریف کیا کرتی ہین ‏— اوس کو تلخی سے بھی تشبیہ دیا کرتی ہین
اوس کا انجام مگر شیرین بتاتی ہین مدام ‏— خوبی ہر شخص پہ اسطرح دکھاتی ہین مدام
وہ بہادر ہے کہ جو صبر سے لیتا ہے کام ‏— اوس کا ہوتا ہے ہر اک طور سے بہتر انجام
اونکی کوشش ہے کہ دکھ دور ہو دنیا کا کم ‏— چاہتی ہین کہ نہ معلوم ہو کچھ رنج و الم
صبر کے واسطے لاتی ہین دلائل وہ تمام ‏— صبر کے ساتھ وہ خوبی کے دکھاتی انجام
جس پہ دکھ ہوتا ہے اونکی نہیں سنتا ہے کبھی ‏— دل مین آتی نہیں امید کی ہرگز ہی خوشی
صبر کی باتین اوسے سخت سنائی دیتی ‏— صورتِ نغمۂ ناساز دکھائی دیتی
وہ ہی سنتا ہے کہ جسپر ہو کرم خالق کا ‏— جو کہ ایمان خدا پر ہے ہمیشہ رکھتا
اور قوت سے خدا کی ہے قوی دل جس کا ‏— اور امیدِ خدا داد نے گھر جس مین کیا
ہے تسلّی جسے دکھ اور مصیبت مین مدام ‏— ہے نہ وہ صیدِ تفکر نہ شکارِ اوہام
کیا ہے انسان کہ کرم جس پہ خدایا تیرا ‏— جس کو ہر چیز نے عالم مین سرفراز کیا
جسکی ہر وقت ہر اک حال مین کرتا ہے مدد ‏— کرتا ہے اوس کے مخالف کے ارادے تو رد

دکھ مین اور سکھ مین سدا اوسکا بھلا کرتا ہے
نہ کرم اتنا ملا ایک پہ نہ حیوان پر ہے
خاص کر اون پہ کہ مخصوص ترے ہین مالک
خاص اوصاف دئے اور فضیلت بھی دی
تاکہ ظاہر کرین اس دہر مین وہ تیرا جلال
اوسکی خاطر کرین کل زندگی اپنی وہ تمام
ایسے لوگون کو بھی کر دیتا ہے تو خوار و ذلیل
پہلی حالت جو تھی اوس سے بھی گرا دیتا ہے
اون کو انسان کی نگاہون مین تو کرتا ہے ذلیل
کبھی تلوار کا لقمہ اونھین کر دیتا ہے
لاش اون کی تو کھلا دیتا ہے حیوانون کو
بت پرستون کی اونھین قید مین کرتا ہے کبھی
جن مین انصاف نہین اون کے تو کرتا ہے سپرد
اون سے گر بچ بھی وہ جائین تو غریبی کا شکار
جو جوانی کے گناہون کی سزا ہوتی ہے
یہ بہادر جو کہ غازی ہے خداوند ترا
رحم کر اوس پہ کہ کس طرح ہوا ہے یہ ذلیل
اپنے افعال سے کر اوس کا تو انجام بخیر
دیکھئے سامنے سے کون چلا آتا ہے
وہ چلا آتا ہے جس طرح کے بیڑے پہ جہاز
بادبان جو کہ اڑاتا ہوا آتا ہو کہین
ابر کے مثل چلی آتی ہے خوشبو کی ہوا
بے گمان یہ ہے دلیلہ جو چلی آتی ہے

نعمتین فضل سے اپنے تو عطا کرتا ہے
رحم اور لطف و کرم جتنا کہ انسان پر ہے
رہنما اون کا تو ہے تو ہی ہے اون کا مالک
خاص طاقت اونھین دی خاص لیاقت بھی دی
اور خلقت سے تری اون کو محبت ہو کمال
جس سے ہو فائدہ اورون کا کرین ایسے کام
یاد مین لاتا نہین اون کے کوئی کار جمیل
اون کو ہر طرح سے نیچا تو دکھا دیتا ہے
دوست تھے گرچہ ترے پہلے وہ مانند خلیل
ایسی حالت مین ہے گر تو خبر لیتا ہے
تاکہ حیرت اونھین ہو دیکھ کے انسانون کو
ذلت و شرم و پشیمانی اوٹھائین وہ سبھی
تاکہین اون کو برا جو ہون بزرگ اور جو خورد
اور امراض کی پیری مین نہایت ہو بار
لطف جو زیست کا ہو اوسکو وہی کھوتی ہے
جس نے قوت کا تری دہر مین اظہار کیا
عفو کر اوسکی خطاؤن کو خداوند جلیل
سارے جھگڑون کا خداوند ہو اتمام بخیر
ساتھ اپنے وہ کئی اور کو بھی لاتا ہے
خوشنما جو ہو بھرا جس مین ہو سامان و ساز
اپنا جوبن وہ سمندر مین دکھاتا ہو کہین
اور اوس سے ہے مہک وہ ٹھاٹھ میدان سارا
خوبرو عورتون کو ساتھ مین وہ لاتی ہے

کبک رفتار و گل اندام وه ہی سیب ذقن — جو جلوین ہین کنیزین وه ہین سیمین تن
اوسکا ملبوس ہی زربفت و دیبا و حریر — کس نزاکت سے چلی آتی ہی یان پر وه تیر
سر سے لے پاؤن تلک پہنے ہے الماس و گہر — زیب تن اپنے کئے ہے وه مرصع زیور

شمسون بے وفا میری یه بیبی ہی اسے آنے مت دو

احباب دور وه اب نہین نزدیک چلی آئی ہے — غم واندوه والم ساتھ مین وه لائی ہے
غور سے تجھ کو وه اب دیکھتی اور روتی ہے — صبر و تسکین قرار اپنا وه سب کھوتی ہے
جس طرح بار سے شبنم کے جھکا ہو کوئی گل — جسکے حالت په بہت نوحه کنان ہو بلبل
آنسوؤن نے اوسے حد درجه جھکایا ہی ابھی — غم وافسوس نے حد درجه رلایا ہی ابھی
ترنقاب اشکون سے ہی اوسکی ہی سر اسر اس دم — جس سے شہزاده تکلّم کا ہو در ہم برہم
بولنا چاہتی ہے دیکھے وه ڈھارس دل کو — اوسکی باتون کا اثر تا که ترے دل په ہو

دلیله شک و شبہه کے ساتھ آئی یہان — نہیں عذر کچھ ساتھ لائی یہان
حقیقت یه ہے مین ہون تقصیر وار — گنہگار ہون مین تیری ہون حد درجه خوار
تری ناخوشی سے مین ڈرتی بہت — مین پچتائی اور توبه کرتی بہت
کیا مین نے جو کچھ نہیں اچّھا تھا — نتیجه برا اوس کا از حد ہوا
نه امید ایسے نتیجه کی تھی نا — ہوئی تلخ میرے سبب زندگی
مرے اشک دھو ڈالین میرا گناه — نہیں ہونے دے مجھ کو تو یه تباه
تیقّن نه تجھ سے معافی کا ہے — خیال اب بھی تیری بھلائی کا ہے
زیان کی تلافی ہے مشکل ضرور — مگر چاہتا ہے یه ہی دل ضرور
ترے کام مین آؤن جیسے بنے — مین آرام پہونچاؤن جیسے بنے
ترے حال کے جاننے کے لئے — مین آئی ہون کر تو قبول اب مجھے
محبّت مری ڈر په غالب ہوئی — وه دیدار کی تیرے طالب ہوئی
وہی مجھ کو لے آئی یان پر ضرور — نہیں تیرے الفت سے دل اب بھی دور
نه وه عشق اپنا فراموش کر — تو تھا مبتلا جس مین شام و سحر

اوسی کی بدولت مجھے کر معاف — کدورت سے دل اپنا کر اب تو صاف

شمعون

جا یہان سے نہ کر پریشان تو — میرے دکھ کا ہوئی ہے سامان تو
مثل روباہ تیری عیاری ہے — بے وفائی بھی اور مکاری ہی
واسطے میرے زہرِ قاتل تھی — جس سے بربادی میری کامل تھی
اپنی باتون سے دل جلا نہ مرا — کھل گیا ہے فریب مجھ پہ ترا
تیری توبہ مین ہے ریاکاری — وہ صداقت سے ہے بہت عاری
تجھ سی سب عورتون کا ہے یہی حال — ہے ریاکاری واقعی اک جال
شوہرون کو وہ دام مین لاکر — اون کو برباد کرتی ہین یکسر
صبر کو اون کے آزماتی ہین — سبز باغ اون کو وہ دکھاتی ہین
وہ ہے نادان جو دام مین آئے — زخم پر زخم اون سے جو کھائے
مین سنون گا نہیں تری اب بات — مین سمجھتا ہون تیری ہر اک گھات
جن مین نیکی کا ہے بہت جوہر — ایسی توبہ کو کرتے ہین باور
عفو کرتے اونھین وہ ہین ہر بار — مثلِ سابق کے کرتے ہین اونھین پیار
پھر اونھیں وہ فریب دیتی ہین — پھر دغا سے وہ کام لیتی ہین
کرتی برباد اون کو ہین آخر — حال جس طرح میرا ہے ظاہر
سخت عبرت مرا ہوا کل حال — تیری عیاری سے ہیری تمثال

دلیلہ

کرنے تقصیرون کو ہلکا نہیں مین آئی ہون — عذرِ تقصیر کوئی بھی نہیں مین لائی ہون
ہوگا بہتر کہ کرے تو مری حالت کا خیال — تاکہ ہو تیری عنایت سے مرا اچھا مآل
تاکہ ہو میری طرف سے تری نفرت کچھ دور — بخش دے اپنے کرم سے مری جو کچھ ہین قصور
صرف کہنا یہ ہے مین تھی زن کم عقل ضرور — دور اندیشی سے تھی واقعی حد درجہ دور
مجھ مین باتین وہی تھین جو کہ ہین کل نسوان مین — جن کا چرچہ ہے کہ دہر مین ہر اک انسان مین
بھید کے جاننے کی ٹوہ ہمین رہتی ہے — اپنی دانست مین عادت یہ سدا اچھی ہے
بھید کو کرتے ہین ہم فاش نہین اسمین شک — نہ ملی زن نہ کرے بھید کو جو فاش ابتک

عفو کردے گا جو ان باتوں کا لائیگا خیال — ایسی باتوں سے ہوا گرچہ برا تیرا مآل
گو خطا میری ہے تیری بھی خطا ہے بیشک — بیوفا گرچہ میں ہوں اور میں ہوں کورنمک
راز وہ جس سے تری زیست کا تھا دار و مدار — جسکے افشا سے تجھے بن جاتا سراسر بے کار
کرنا لازم نہیں افشا تھا کبھی تجھ کو اوسے — اوسکے افشا سے اوٹھانی پڑی ذلت ہے تجھی
اپنے ہی ہاتھوں کیا تو نے ہے نقصان اپنا — ترک کیا تو نے خطا کر کے ہے داماں اپنا
تیرے اعدا پہ کیا راز تھا افشا میں نے — حق یہ ہے کام کیا تھا نہیں اچھا میں نے
اپنی نادانی سے یہ کام ہوا تھا سرزد — ورنہ میرا نہ ارادہ کوئی اسمیں تھا بد
بدسلوکی کا ترے ساتھ گمان تھا نہ مجھے — یہ ارادہ کبھی اعدا کا عیاں تھا نہ مجھے
خوش سلوکی کا یقین مجھکو دلاتے تھے مدام — تیری بہبوی کی باتیں وہ دکھاتے تھے مدام
میں یہ سمجھی تھی کہ بن جائیگا میرا تو اسیر — یہ نہ سمجھی کہ تجھے قید کرینگے وہ شریر
ساتھ میرے تو رہے گا تو رہے گا خوش کام — اور صحبت سے تری لطف اوٹھاونگی مدام
چھوڑ کر مجھ کو ہم پر نہیں جائیگا کبھی — ہجر کا صدمہ مرا دل نہ اوٹھائیگا کبھی
تمنہ والی کی طرح مجھ کو نہ چھوڑیگا کبھی — وصل کے لطف اوٹھایا کریگی جان میری
ہوگا عاشق نہ کسی اور کا مجھ کو تو چھوڑ — نہ جلائے گا مرے دل کو نہ دیگا تو توڑ
جو کیا میں نے محبت سے کیا کر تو یقین — برا انجام ہوا جس سے ہوئی ہوں میں لعین
غلطیاں ایسی محبت میں ہوا کرتی ہیں — جو کہ انسان کا انجام برا کرتی ہیں
رحم اور عفو کیا کرتے ہیں عاشق ہر دم — اپنے معشوقوں کے رہتے ہیں وہ شائق ہر دم
تو شقی لوگوں کے مانند شقی مت بن اب — گرچہ مجھسے ہوا حاصل تجھے ہے رنج و تعب
زور تجھ میں ہے بہت پر تو نہ اتنا بن سخت — بے معافی کے چلی جاؤں میں یاں سے کم بخت
رحم کر مجھ پہ تو غصہ کو دے اپنے اب چھوڑ — کینہ و قہر سے اور سختی سے دل اپنا موڑ

شمسون

فتنہ پرداز و ریا کار و فسون گر عیار — بے وفا خود غرض کافر و بے دین مکار
صرف اس واسطے کرتی ہے خطا کا اقرار — تا کہ ٹھہرائے مجھے سامنے اپنے بدکار
صرف کینہ کے سبب سے تو یہاں ہے آئی — تجھ کو ہرگز نہیں اس جا پہ ہے توبہ لائی

میں خطاوار ہون حد درجہ نہیں اسمین شک
مین نمونہ بنا بدعہدی کا الزام ہے یہ
یہ ملامت تو بڑی سخت مگر ہے یہ درست
اپنا دشمن مین بنا پہلے ہی تو پیچھے
خود یہ الزام لگاتا ہون پشیمان مین ہون
جب نہیں کرتا ہون اس بارہ مین اپنی کو معاف
مجھ سے امید نہ رکھ تجھ کو کرونگا مین معاف
تو معافی کی نہ طالب کبھی ہونا مجھ سے
اپنی کمزوری کا تو عذر بیان کرتی ہے
مانتا ہون کہ یہ کمزوری کے باعث تھا ہوا
تھی یہ کمزوری کسی طرح زر نقد ملے
ہر خطاکار یہی عذر کیا کرتا ہے
عذرِ تقصیر اسے مانین خطاکار ہی کون
راہزن دزد و قاتل و زناکار ہر ایک
عذر کمزوری کا لا سکتے ہین بانند ترے
حق یہ ہے باعثِ ہر عیب و خطا کمزوری
ایسی کمزوری بری اسکا ہے انجام برا
ہے بیان تیرا محبت سے کیا تھا جو کیا
جو کیا تو نے زر نقد کی خاطر تھا کیا
حق یہ ہے کرتی محبت ہے محبت پیدا
بے حیا اب نہیں کچھ عذر کر سامنے کر
اپنے عذرات سے تو عیب گو کرتی نہان
نزد تیرے نہیں کمزوری کا ہی عذر قبول

پر خطا اس سے نہین کم ہی تری کور نمک
جو کیا مین نے حقیقت مین برا کام ہے یہ
ہے بجا واقعی جو کچھ تو کہے سخت و سست
ہائے بدعہدی نے اب تو کیا برباد مجھے
اپنی بدذاتی سے حد درجہ پریشان مین ہون
اپنی بدذاتی کا اقرار مین کرتا ہون صاف
تیری باتین ہین ہر اک طرح حقیقت کے خلاف
جھوٹا دکھ ہجر کا ہرگز نہین ورنہ مجھ سے
عیب اس پردہ مین اپنی تو نہان کرتی ہے
اس سے ہو سکتا نہین جرم ہے ہلکا تیرا
بے وفائی کا کیا مرتکب اس نے ہی تجھے
دھوکا اس طرح سے وہ دل کو دیا کرتا ہے
دہر مین مرتکبِ جرم و سزاوار ہے کون
بے وفا دوست و دغاباز و ریاکار ہر ایک
کون ٹھہرائے گا دنیا مین خطاکار کسے
دزدی و خون و زنا اور دغا کمزوری
ساری کمزوری کا اس دہر مین ہے کام برا
پر محبت کا کبھی کام نہیں ہے ایسا
سختیِ دل سے عداوت سے سدا کام لیا
تجھ سے نفرت مین رکھون دل پہ اثر میرے ہوا
اپنی باتون سے نہ تو میرا جلا قلب و جگر
شرم ناکی ہے تری دہر مین اس سے بھی عیان
ایسے عذرات سے ہرگز نہیں مجھ کو ہے حصول

اپنی کمزوری کو جو تو سمجھتا ہے ضرور ۔ جسکے باعث ہے حقیقت میں ترا دل مجبور

آزمائش تری سخت تجھے ہو معلوم ۔ آخر کار ترا دل ہوا اوسکا محکوم

مجھپہ حملے تھے بڑے ہو واسطے میری تھی جال ۔ زندگی واسطے میری تھی ہر اک دم جنجال

سخت دشوار تھا اسوقت میں قایم رہنا ۔ گو کہ اسوقت ہے آسان مجھے بد کہنا

کوئی بھی ہوتا مری جا وہ نہ قایم رہتا ۔ کون مانند مرے قوم کے طعنے سہتا

نہ کیا تجھ کو نہ یہ نقد کی خاطر برباد ۔ ایسے الزام سے کر اپنا نہیں دل ناشاد

قوم کے میرے جو حاکم تھے مرے پاس گئے ۔ اور دلایل قوی وہ سامنے میرے لائے

مجھ کو لالچ بھی دیا دھمکی دی اور حکم دیا ۔ عقل سے اپنی بہ ہر طور غرض کام لیا

قومی اور دینی فرائض مجھے بتلائے تمام ۔ دام میں تجھ کو پھنسانے سے مرا ہو گا نام

مجھ کو بتلایا کہ تو قوم کا تھا سخت عدو ۔ تیرے کردار سے کہرام مچا تھا ہر سو

قوم کے سیکڑوں اشخاص کو مارا تو نے ۔ صد ہا بیوؤں کو یتیموں کو رلایا تو نے

جو پجاری تھے دجون کے یہ سنایا کرتے ۔ (رنگ میں دین کے ہر بات دکھایا کرتے)

تو مرے دین کا دشمن تھا مری ملت کا ۔ ملک کی خیر کا اور اسکی ہر اک عظمت کا

گر پھنسا دوں تجھے ہو جائیگا خوش مجھسے دجون ۔ تھا یہ لازم کہ یوں ہی ملک کی خدمت میں کروں

یہ دلائل تھیں قوی کچھ نہیں تھا ان کا جواب ۔ پر محبت سے نہیں لاتی تھی یہ دل میں تاب

تجھ کو برباد کروں تیری میں بن جاؤں عدو ۔ آخر کار کیا دل کو سراسر یک سو

ملکی خدمت کیلئے یہ ہے مناسب سب کو ۔ خاص الفت ہو ویا فائدہ جس طرح کا ہو

قوم اور ملک کی خاطر وہ کرے سب کچھ نثار ۔ نیکی و فرض کا ان باتوں پہ ہے دار و مدار

جو کہ دانا ہیں وہ ان باتوں کا کرتے اظہار ۔ ان کی خوبی کا ہر اک وقت میں کرتے اقرار

جو کیا میں نے اوسے فرض سمجھ کر کے کیا ۔ گرچہ نقصان ہوا اس سے سراسر تیرا

شمعون

ڈھونڈھتی اب تو ریاکاری دین کی ہے بنا ۔ سچ یہ ہے ہو گی اسی دین کی خاطر تو تباہ

یہ دلائل نہیں کام آتے جو الفت ہوتی ۔ کام کچھ اور ترے ہوتے محبت ہوتی

ہائے تو نے نہیں کی کچھ مری الفت کی قدر ۔ بے وفائی کی بھلا یہ تھی محبت کی قدر

قوم کی عورتون کو چھوڑ کے مجھ کو تھا چنا
زار تبلایا تجھے عشق سے مغلوب ہوا
اتنا کرنے پہ سمجھتی ہے مجھے اپنا عدو
قوم کا تیری مین دشمن تھا کیا جب بیاہ
مان کو اور باپ کو اور ساری اقارب کو بھی
مین کبھی اون کی رعیت نہین تھا تو بھی تھی
تجھ پہ عاید نہین تھے قوم کے اور ملک کے فرض
تجھ سے جو چاہتے کرنا مری جان خلاف
تھا حقیقت مین ہر اک دین شریعت خلاف
ملک بھی تیرا نہیں یہ ہے ہمارا الحق
حس کو ہم کو ہے دیا حق نے کہ اوسکا ہو جلال
کرتے قایم ہین حکومت کو خدا کے ہین خلاف
تجھ کو لازم تھی بیہودہ کی پرستش کرنا
راضی کرنے کو الہو کے ہے کی تو نے بدی
ہونا وہ چاہتے ہین تیری بدی سے غالب
جبکہ ہین خوش وہ بدی سے وہ خدا کیونکر ہین
حکم کیون مانے کوئی اور ڈرے کیون اونسے
عذر جو تو نے کیا ہے وہ حقیقت مین فضول
بدنما ویسے ہی بدتر ہین ترے عیب تمام
بحث مین مرد پہ غالب نہین عورت آتی
ہے تو ممکن ہے کہ معقول نہ وہ بات کرے
پہ پریشان اوسے تحت وہ ہیہات کرے
حقیقت مین میری تھی از حد حماقت

بیاہ کرنے کے سبب تجھ سے بہر اسب کا نبا
تجھ کو خوش رکھنا ہر اک طرح سے مرغوب ہوا
قوم کا اپنی سمجھتی ہے مجھے دشمن تو
کیا سبب اور ہوا جس سے کیا مجھ کو تباہ
ملک اور قوم کو تھا چھوڑنا خاطر سے تری
تو ہر اک طرح سے میری تھی پیہ مین تھی میری
فرض اب وہی ترے تھے جو کہ میرے تھے فرض
دراصل یہی تھا مطلب کہ کرین مجھ سے مصاف
واقعہ یہ کہ ہر اک کی ہے طبیعت کے خلاف
ہم کو وہ حق سے ملا ہے وہ خدا کا البحق
قوم کا تیری حقیقت مین ہے کچھ اور خیال
ہین وہ تاریک بھی اور نوموضیا کے ہین خلاف
جس کا یہ ملک ہے اور جسکا ہے جلوہ ہر جا
ہے بدی تیری غرض تیرے الہو کی خوشی
اس سے وہ تجھ سے برائی کے ہوئے تھے طالب
قادر و مالک و خالق تو بتا کیونکر ہین
جبکہ سرزد ہوئے ہین کام بری یولی ونسے
ایسی باتون سے نہیں ہوگی کبھی تو مقبول
تو سمجھ لے کہ ہر اک طرح برے تھے تری کام
وہ دلایل مین شکست اوس کی یقینا پاتی
بحث معقول سے اوسکو نہیں قدرت کرے
مثل تیرے وہ بپا دہر مین آفات کرے
کیا کام بے دانشی سے نہایت

	ہوئی مجھ سے غلطی ہوئی جلد بازی	مین اسکے لئے چاہتی ہون معافی	
	نہ اُن باتون کا دل مین لا تو خیال اب	تو کر سینہ سے دور رنج و ملال اب	
	نہیں دُکھ کی حالت مین تو آپ کو رکھ	دوبارہ مزہ زیست کا اپنی تو چکھ	
	تو اب اپنے اعضا سے حظ بھی اوٹھانا	کہ گزرے ترا عیش سے پھر زمانہ	
	تو آرام سے گھر مین رہنا ہمیشہ	اسی طرح پھر دکھ نہ سہنا ہمیشہ	
	مین لونڈی کے مانند خدمت کرونگی	مین مشغول خدمت مین ہر دم رہون گی	
	مین آزادی اب تیری حاصل کرون گی	مین سردارون کو اب تو مائل کرون گی	
	کہ آزادی تیری کرین وہ عنایت	کہ تا دے سکون تجھ کو ہر وقت راحت	
	تلافی خطا کی مین کچھ کر سکون اب	ترے دور ہون پیارے رنج و تعب سب	
	ترے کام مین پھر مین آؤن پیاری	محبت کو مین کام مین لاؤن پیارے	
	تری زیست آرام سے تا بسر ہو	ترے واسطے جیل خانہ نہ گھر ہو	
شمعون	کیا ضرورت خیال مین لائے	مجھ کو۔ تو غم مرے لئے کھائے	
	ایک ہم دو نہیں ہین پردہ ہین	اب تو واقع مین غیر ہر دو ہین	
	مین تیرے جال مین نہ آؤن گا	دھوکے پر دھوکا پھر نہ کھاؤن گا	
	غمزہ اور عشوہ تیرا جادو چشم	تیری قاتل نگاہ آہو چشم	
	ناز و انداز کی تری باتین	تری چالاکیان تری گھاتین	
	جانتا ہون نہ آؤن گا اون مین	اور نہ خود کو پھنساؤ گا اون مین	
	مثل اوس ناگ کے بنون گا مین	(دور تجھ سے سدا رہون گا مین)	
	جو کہ بہرہ ہو جس پہ منتر کا	بالیقین کچھ اثر نہیں ہوتا	ازیور ۵۸
	جب تو انا تھا اور تھا مین جوان	خوبیان دہر مین تھین میری عیان	۴ و ۵
	جب مجھے لوگ دیتے تھے عزت	دیتے تھے میرے کام کو شہرت	
	ڈرتے تھے بعض پیار کرتے تھے	مجھ سے نفرت لگی تو ہی کرنے	
	بیچ ہو کر کے مجھ کو پھنسوایا	ہر طرح نیچا مجھ کو دکھلایا	

مجھ کو دشمن کے ہاتھ مین بیچا ؛ — کم ہے جتنا کرون تیرا شکوہ ؛
اب مین ہون جب کہ ہر طرح ناچار — اور ننگا ہون مین سب کی ہون مین خار
کور ہون مثل بچہ کے بے بس — ہون مین بد حال اور بہت بیکس
کس طرح مجھ سے اب رکھون امید — کانپتا ہون مین تجھ سے مثل بید
روز و شب تو ذلیل رکھے گی — اور نہ خدمت کرے گی میری کبھی
زن پرست اب بنائے گی مجھ کو — روز و شب تو رلائے گی مجھ کو
کامون کو اور باتون کو میری — (جیسی عادت بھی پہلے تھی تیری)
دشمنون پر کرے گی یون ظاہر — تا سراسر برے وہ ہون ظاہر
وہ ستائین وہ چھیڑین اور دکھ دین — اور شقاوت سے کام وہ سب لین
تیرے گھر مین نہ اب رہون گا کبھی — تیرا قیدی نہ اب بنون گا کبھی
چھوٹا جب تیرے پنجہ سے صیاد — زیست بھر اب رہون گا مین آزاد
گھر ترا جیل خانہ وہ لاریب — جس مین صدہا فریب ہین صد عیب
اوس سے بہتر یہ قید خانہ ہے — گو نہ یان زیست کا ٹھکانا ہے

دلیلہ — آؤن مین پاس تیرے پیارے
تجھے پیار کرون

شمسون — پاس میرے نہ آ بتِ خونخوار — تا نہ ہو جائے تیری حالت زار
یاد آ جائے تیری بد ذاتی ؛ — میرے ہاتھون ہو تیری بربادی
توڑ ڈالون مین ہڈی پسلی تری — تجھ کو مجھ سے چھڑا سکے نہ کوئی
دور سے اب معاف کرتا ہون — ہاتھ تجھ پر نہ صاف کرتا ہون
جھوٹھ پر اپنے رویا کرون رات — بے وفائی غضب کی تھی ہیہات
باوفا بیوون مین ہو بد نام ؛ — جو کہ دنیا مین ہین زنِ گلفام
تجھ سے حاصل کیا کرین عبرت — تجھ کو جو زر ملا ہے بے غیرت
اوس سے اپنا رنڈاپہ کر آخر — تو جو ہے ہر فریب مین ماہر

جا یہان سے تو اب ستا مجھ کو

دلیلہ تو سمجھتی ہے تجھے کس طرح منائے کوئی

مثل طوفان ترا غصہ ہے نہایت ہی شدید

گو کہ طوفان سے اور بحر سے ہوتا ہے میل

میل ہو جاتا ہے پھر بحر مین اور ساحل مین

کس لئے آپ کو عاجز مین کرون حد سے زیاد

مجھ سے نفرت ہے نہیں آنا گوارا ہے مرا

بے وفائی کے لئے مجھ کو ملامت کرتا

مجھ کو کچھ کام نہین تجھ سے غرض کچھ بھی نہیں

ہو گی اس دہر مین حد درجہ کی شہرت حاصل

پر پرواز ہین شہرت کے سیاہ اور سفید

منہ بھی دو رکھتی ہے اور ہے یہ عجوبہ دیبی

گر ہے بدنامی کہین ہے تو دگر جا شہرت

ملک مین تیرے مین بدنام ہوئی شک ہی نہیں

اس سے خوش ہون کہ جو مین چاہتی تھی وہ ہی ہوا

ملک کے واسطے شوہر سے بھی کی مین نے دغا

مین جیون یا مین مرون پھر ثنا ہو گی مدام

عرس تربت پہ مری ہوگا بڑی دھوم کیساتھ

ملک مین میرے ہے یا ایل کی جسطرح ثنا

ویسی تعریف مری ہو گی شب و روز بیان

رشک مجھ پر کرے یا کوئی ہو ناخوش مجھ سے

نہ غرض ایسی سے مجھ کو نہ ہے پروا اوس کی

احباب یہ گئی یان سے جو تھی واقعی کالی ناگن

پھر نہ منہ اپنا تو دکھا مجھ کو

کون تدبیرین جنھین کام مین لائے کوئی

زیست بھر تجھ سے نہیں میل کی مجھ کو ہے امید

دونون مین پیار سے کچھ دیر کو ہوتا ہے کھیل

میل کی تجھ سے نہ امید ہے زنہار ہمین

جبکہ امید نہین تجھ سے بر آئے گی مراد

مجھ سے ناراض ہر اک طرح سے دل ہے تیرا

میری بدعہدی پہ ہر طرح سے لعنت کرنا

اور اس بات کا الحق ہے مرے دل کو یقین

ملک مین ہو گی نہایت مجھے عزت حاصل

اس سے رکھتے ہین ہر اک طرح کی اشخاص امید

وہ ہر اک طرح ہر اک شخص کو راضی رکھتی

ہے یہان کون جسے دہر مین ہر جا شہرت

پر مرے ملک مین شہرت ہوئی اسکا ہی یقین

ملک مین میرے حقیقت مین ہوا نام مرا

ملک نے میرے نہایت اسے اچھا سمجھا

قوم مین گائین گے سب لوگ مری خوبی مدام

اور ثنا گائین گے سب لوگ مری دھوم کیساتھ

قتل بے رحمی سے اور دھوکے سے سسرا کو کیا

آقامنیون جو مرے دل مین تھا اب مین نے کیا اوسکو عیان

باب ۴ و ۵ (آخری بات کہے دیتی ہون یہ مین تجھ سے)

آخری بار ملاقات ہے اب تجھ سے مری

زہر جو او گا ہوا اس کا یہ ہم پر روشن

شمسون جانے دو اس کو یہ ہے واقعی کا بی ناگن
راز وہ جس پہ حفاظت کا مری دار و مدار
اوس پہ افشا کیا اور اوس سے ہوا ہاے ذلیل

احباب حسنِ محبوبان مین ہے قوت عجب
جب کہ مائل ہوتے ہین رغبت دکھا
تا محبت بھلی وہ حاصل کرین
دل نہیں قابو مین رہتا ہے کبھی

شمسون میان بیبی کے جھگڑے چک جاتے ہین
مگر بے وفائی کا ہے یہ نہ حال

احباب بے وفائی ہے حقیقت مین خراب
بے وفا ہین عورتین اور مرد بھی
بھول جاتے ہین وہ موسیٰ کا کلام
مرد و زن[2] ہین دو نہیں پر ایک ہین
ہے دوئی جس جا خرابی ہے وہان
پھر نہ ہون یہ حادثے ہرگز عیان
آنے کو طوفان ہے جاتے ہین ہم

شمسون دن تو تھا صاف حقیقت مین ہے
طوفان آتا ؟ -

احباب طوفان اور طرح کا آتا ہے
اب یہان -

شمسون صاف کئے چیتان مین کچھ نہیں

احباب نہ امید کر میٹھی باتون کی پیارے
جو تھین آزمائش ترے دل کی خاطر

آئی یان پر کہ حماقت کرے میری او تن
زندگی کی بھی صیانت کا مری دار و مدار
اپنے کو اپنی حماقت سے کیا ہاے ذلیل
جس سے ہوتی دل کو ہے رغبت عجب
اپنی رعنائی بھی اور تزئین دکھا
عاشقِ رنجور کو مائل کرین !!
ہے دلِ عاشق کو اس مین بے بسی
خوشی دل مین وہ بعد کو لاتے ہین
ہے اس حال مین میل از حد محال
واقعی شوہر کے دل کو ہے عذاب
بے وفائی سے ہے دل تک سرد بھی
تھا جو الہام خدا سے لا کلام
اس طرح سے ایک دو سر ایک ہین
بے وفائی کا مٹے نام و نشان
ہو کسی کا پھر نہیں ایسا زیان
پھر یہان کچھ دیر مین آتے ہین ہم

اب نہین ہین اسکے لائق بالیقین
نہ ناز و ادا اور غمزون کی پیارے
فریب اون کا آخر ہوا تجھ پر ظاہر

[2] پیدائش ۲-۲۴-

تو ہو سخت باتون کے سننے پہ مائل
بڑی شان اور زعم سے یان یہ آتا
دلیلہ کا بچانا تھا نہ مشکل ؛
بہرکیف آتا نہ جنگ و جدل کو

حرافہ اب آتا ہے نیکو خصائل
قوی ہے وہ قوت کو اپنی دکھاتا
نہ معلوم کس بات پر ہے یہ مائل
دکھاتا ہے بے فائدہ اپنے بل کو

شمسون کسی مقصد سے یہ آئے نہیں
ڈر رہے ہے مجھ کو۔

اجاب آگیا اس کا تو مقصد ابھی
جانے گا ضرور۔

حرافہ تعزیت کے لئے آیا نہیں ہون ای شمسون
خوش نہیں تیری مصیبت سے یقین کر اسکو
ہون بنی عوج مرا نام حرافہ کہتے
شک نہیں تو نے مرا نام سنا ہوگا مگر
کارنامون کو ترے مین نے سنا ای شمسون
ہے یہ افسوس کہ اوسوقت نہیں حاضر تھا
جانے اسکو کہ مین ہوتا مقابل تجھ سے
چاہتا ہون کہ ترے غور سے اعضا دیکھون

اور مقصد میرے آنے کا یہان ہے شمسون
پر نہیں دوست سمجھ اپنا مجھے ای خوش خو
کون ہے جو کہ نہیں دہر مین واقف مجھ سے
گر نہیں درجہ بہت چھوٹا ترا ہو کا غرور
پر یقین مین نے نہیں اونکو کیا ای شمسون
جنگ کرتا تھا بہت زور ترا ظاہر تھا
ہے یہ مشکل کہ تو جان اپنی بچاتا مجھ سے
سچ تھی یا جھوٹ تھی شہرت تری اسکو جانون

۱ استثنا - ۳۱ - ۴ - شوع - ۲ - ۱۰ - اسلاطین ۴ - ۱۹

شمسون زور کا میرے مزہ چکھ نہیں
جانے گا اوسے

حرافہ مجھ سے کیا لڑنے کو تیار تو ہے ای شمسون
تجھ کو عاجز نہ کیا قید و سلاسل نے بھی
استخوان خرِ نادان سے کہ جب قتل کئے
کاش مین ہوتا ملا دیتا تجھے خاک مین تب
قوم کا نام مری ہوتا تو ہوتا بدنام

جب کہ ہر طرح سے بے کار تو اے شمسون
وہی غرہ ہے ترا اور وہی شیخی تیری
قوم کے صدہا جوان مین نے سنا ہی تو نے
کچھ نہ بس چلتا اگر لاتا تو ہتھیار بھی سب
قوم عزت سے مجھے یاد کیا کرتی مدام

۳ قاضیون ۱۵ - ۱۴ سے ۲۰ -

شمعون

ہے تو نابینا کروں جنگ میں کیونکر تجھ سے
فخر مت کر کہ جو تو کرتا اگر اب کرتا

حرافہ

اندھے سے جنگ کرنا مناسب نہیں مجھ کو

شمعون

برا سلوک تھا سرداروں کا تیرے بیشک
حوالہ اون کے دغا سے کیا گیا تھا میں
وہ جنگ میں نہیں غالب کبھی ہوئے مجھ پر
نہ سوتے جاگتے گھر میں بھی مجھ پہ غالب تھے
پہ چھپے وہ گھر میں سوتا تھا رات کو جب دم
معین بیبی کو میری بنایا اون سب نے
کرانا شادی کے عہد وفا کا خون اوس سے
اگر ہو جنگ تو ایسے مکان میں ہو تجھ سے
زرہ تو پہن لے اور خود اور سپر لے لے
تو گرز لے لے فقط ڈنڈا مجھ کو تو دیدے
کرے گا ڈنڈا مرا سر کو تیرے چکنا چور
تو چاہے گا کہ دگر بار جان کو جائے
مگر رہائی نہیں ہوگی مجھ سے تیری کبھی

حرافہ

زرہ بکتر اور سارے ہتھیاروں کو
نہ لازم کہ اتنا برا تو کہے یا
اونھیں لائے سب پہلوان کام میں
حفاظت ہین اور زیور مرد ہین
ہے قوت تری سحر سے لا کلام
تو کہتا ہے بالون میں میرے تھا زور سو
نہیں اون میں ہو سکتا ہے ایسا زور

ہوتا جو کام نہ ہو سکتا ہے اب وہ مجھ سے
ہو سکے تجھ سے جو کچھ اب تو وہی سب کر تو
اور فخر بھلا کیا ہے کیا زیر جو تجھ کو
ستاتے حد سے زیادہ رہے مجھے اب تک
اور اندھا جور و جفا سے کیا گیا تھا میں
یہ حال سب پہ ہے روشن نہ مخفی ہے تجھ پر
وہ ساتھ فوج کے لڑ سکتے تھے نہیں مجھ سے
ہوا نہ خوف مرا پھر بھی اون کے دل سے کم
کرایا کام جو واجب نہیں تھا وہ اوس سے
حقیقی دین کے نور و ضیا کا خون اوس سے
کر چھوٹ کر نہیں تو بھاگ جا کے مجھ سے
تو برچھا لے تو شمشیر تیز تر لے لے
جو چاہے دل ترا ہتھیار آپ تو سب لے
کرے گا فخر ترے دل سے وہ سراسر دور
وہاں تو فخر کرے زور اپنا دکھلائے
جو شک ہو تجھ کو نہ جا یاں ہے جنگ کر آگے
کمانوں کو تلوار اون کو ڈھالوں کو
ملی گرچہ قوت تھی از حد تجھے یا
ہین مشہور یہ خاص اور عام میں
بلا ان کے سب گرد بھی گرد ہین
کیا تو نے جو کچھ تھا جادو کا کام
خدا سے بھی حاصل ہوا میرا زور
نہیں حق سے پیدا کشی ترا زور

فلسطیون کا ایک شہر تھا۔

ہون ساہی کے کانٹے سور کے ہون بال — مگر ایسی قوت کا ہونا محال ہے

شمعون

نہیں جانتا ہون کہ ہے سحر کس کا نام — لیتا نہیں کبھی ہون مین ممنوعہ فن سے کام
ہے اعتماد میرا فقط ذوالجلال پر — قدرت پر اوسکی اور اوسی کے کمال پر
جو زور ہے وہ مجھکو اوسی سے عطا ہوا — جب خلق اوس نے مجھکو کیا تب ہی دیدیا
ہے زور میرے جسم کے اعضا مین ہر جگہ — جس طرح تیرے جسم کے اعضا مین ہر جگہ
حق کی طرف سے فرض مرے واسطے یہ تھا — (لازم تھا اس مین ہو نہیں مجھ سے کبھی خطا)
مین سر کے بال منڈاتے نہ دون عمر بھر کبھی — طاقت رہی ہمیشہ بدن مین مرے وہی
طاقت ہے اب بھی وہ ہی اگر چاہے آزما — دجون جو بت ترا ہے تو مدد اوسکی چاہ
منت دجون سے کر کہ تجھے زور دے وہی — اور پست سامنے ترے کر دے مجھے وہی
اور سحر جس کو سمجھا ہے باطل کرے وہی — ہو نام اوسکا جس سے ہو عظمت تری بڑی
پر یاد رکھ کہ اوسکو کرے گا ذلیل و خوار — مالک خدا جو سب کا ہے اور سب کا کردگار
مجھ سے شکست کھائے گا جانے نہ پائیگا — غالب دجون پہ تیرے خدا میرا آئیگا

حرافہ

خدا پر اب نہیں کر تو بھروسہ — وہ قادر ہے تو کیا تجھ کو ہے چھوڑا
نہیں پروا تری ہے کچھ خدا کو — ترے معبود تیرے کبریا کو
کیا خارج تجھے امت سے اپنی — کیا ہے دور اب رحمت سے اپنی
تجھے اب قید دشمن مین ہے ڈالا — جنھون نے تیری آنکھون کو نکالا
کہ چکی جیل خانہ مین تو پیسے — غلام اور ہون گدھے بھی ساتھ تیری
نہیں باتون سے اب نکلے گا کچھ کام — اولجھ کر کون ہوگا ان سے بدنام
ہے اون کے واسطے اب استرہ خوب — وہ فوراً اون کو کر سکتا ہے مغلوب

شمعون

بے حرمتی کی باتین تیری جو ہین سراسر — شمشیر سے زیادہ دیتی ہین زخم دل پر
مین مستحق ہون ان کا اسمین نہیں ذرا شک — یہ بھی سزا ہے میری میرے لئے ہے بہتر
جو کچھ خدا سزا دے مین صبر سے سہون گا — مجھ پر کرم کریگا میرا خدا ہے برتر
تائب کو بخش دینا اوس کا کرم ہمیشہ — یہ ہی خیال آتا دل مین مرے ہے اکثر

	ایمان سے لڑون گا میرا خدا ہی حامی	حاصل اوسی سے ہوگی تجھ پر ظفر سراسر
	بت تیرے اور جو ہین ہی ناچیز اوسکے آگے	معلوم ہوگا یہ ہی اللہ ہے سب سے برتر
	جس کی مدام کرتے دل سے ہین ہم پرستش	قادر ہے اور جہان مین سب سے وہی ہے اکبر
حرافہ	اے عہد شکن قاتل وغدّار و ستم ساز	افعال یہ اور تجھ کو خدا پر ہے بہت ناز
	ہے مثل ترے تیرا خدا گر ہو مددگار	بدنام ہوا تیرا خدا تجھ سے ریاکار
شمسون	زبان دراز- ترے پاس اس کا کیا ہے ثبوت-	
حرافہ	تری قوم ماتحتی مین ہے ہماری	رعایا ہو تم سب نہیں شک ذرا بھی
	ترے حاکمون نے یہ ہی بات سمجھی	اطاعت مین سمجھی اونھون نے بھلائی
	اونھون نے[1] تجھے جب خلاف اسکے پایا	تجھے پکڑا قیدی بنایا ہمارا
	بلا[2] جرم اشخاص بھی تونے مارے	اونھین لوٹا اور اون کے کپڑے اُتارے
	فلسطی پکڑنے کو فوج اپنی لائے	گرفتاری کو وہ فقط تیری آئے
	ضرر پر کسی کو نہ پہونچایا ہرگز	کسی کو نہیں لوٹا اور مارا ہرگز
شمسون	فلسطی قوم سے مین نے چنا تھا اک کو جو[3]	کہ میری پیاری وہ ہو اور میری بیوی
	تمھارے شہر مین جلسہ کیا تھا شادی کا	نہ جس سے کوئی تھا مقصد کبھی برا ہوا
	مگر تمھارے جو سہرار تھے عداوت سے	بھرے تھے اور مرے درپے ہوے شرارت سے
	بہ جبر بیجا سے وہ جانی پہیلیان میری	ہوی بہت ہی پریشان جس سے جان میری
	کیا یہ جبر کہ مین تیس جوڑے کپڑے دون	تھا جن کا لینا مجھے اون سے ہر طرح موزون
	کیا سلوک تھا جس طرح مجھ سے ویسا کیا	فلسطیون کو کیا قتل اون کو کپڑا دیا
	تمھاری ہم پہ تھی مختاری جبر سے بےشک	یہ جبر کرتے ہو مختاری ہم پہ تم اب تک
	یہ جبر کرنا اوسے دور مین نے سمجھا ضرور	جو اہل دل مین نہ سمجھین اسمین کچھ بھی قصور
	جو کام کرتا تھا مین قوم کا وہی تھا کام	مگر جو قوم مری تھی وہ سمجھی میرا کام
	اسی سبب سے مجھے باندھ کر کے تم کو دیا	وہ سمجھے مین نے بغاوت کا سارا کام کیا

۱- قاضیون ۱۵-۹ سے ۱۳-

۲- قاضیون ۱۴-۱۹ او ۲۰-

۳- قاضیون ۱۴- باب

	کیا تھا پیدا خدا نے رہائی قوم کو دون	جو اعدا قوم کے میرے بھی پست اون کو کرون
	کسی نے پر نہیں افسوس میرا ساتھ دیا	کسی نے کام مین میرے زرا نہ ہاتھ دیا
	غلامی اون کی طبیعت مین بے گمان تھی بہت	اور اون مین پستی ہمت سدا عیان تھی بہت
	یہی سبب ہے کہ اب تک تمھاری وہ ہین غلام	غلامی مین ہین رہا کرتے خوش خواص و عوام
	مگر رہائی مین اس قوم کو دلانا ضرور	مین حق کی قدرت بے حد تھین دکھاتا ضرور
	میرے ہی قتل سے وہ کام ہو سکا نہ تمام	رہا مین اپنے گناہون سے آخرش ناکام
	مین پست کرنے کو رکھتا ہون تیرے اب بھی زور	مین فیل مست ہون ہے سامنے مرے تو مور
	سہ بارہ تجھ سے مین کہتا ہون مجھ سے لڑ تو لے	نکال حوصلہ دل کا نہ جا تو اب یان سے
حرافہ	ہے غلام اب تو سزاوار سزاے از حد	جرم خون اور بغاوت کے ہوے ہین سرزد
	وہ سپاہی ہی نہیں تجھ سے کمینے سے لڑے	محض ذلت ہی بھلا فخر ہے لڑنے سے کسے
شمسون	اے لاف زن تو آیا تھا قوت میرے جانے	بہتر مین سمجھتا ہون کہ جانچ اوسکی تو کرے
	پاس آ تو میرے تا مین دکھادون تجھے قوت	قوت جو بہت جلد تری جان کو ہو آفت
حرافہ	سن کے خاموش رہون قتل نہ اسکو مین کرون	اے دجون اس کے سبب سخت مصیبت مین ہون
شمسون	قتل کرنا مجھے تو چاہیئے تو حملہ اب کر	روک کچھ بھی نہیں جو دل مین تیری ہے سب کر
	بیڑیان پیر مین پر ہاتھ کھلے ہین میرے	سامنے اون کے نہین کچھ بھی وہ ہتھیار تری
حرافہ	ایسی گستاخی کا لازم ہے کہ دین اور جواب -	
شمسون	بزدل و نامرد اب تو بھاگ جا	ورنہ یان رہ کر کے تو پچتاے کا
	پاؤن مین زنجیر مین تو بھی اگر	حملہ ور ہون چور کر دون سر بسر
	پا گھما کر تجھ کو پھینکون سے دور	بھیجا بھی ہو جائے تیرا چور چور
حرافہ	قسم دجون کی اب آئینگی آفتین تجھ پر	تو جکڑا جائے گا زنجیرون سے زیادہ تر
	یہ شیخیان تری تجھ کو رولائینگی لاریب	نہ کام مین ترے ہرگز نہ آئین گی لاریب

اجاب

یہ پہلوان گیا شرمندہ ہوکے اب ہانسے — خفیف ہوکے پریشان ہوکے وہ جاں سے

اکڑ دھکڑ نہ رہی آن بان وہ نہ رہی — وہ شیخی جاتی رہی اور شان وہ نہ رہی

مگر وہ بکتا ہوا غصّہ ہوتا جاتا ہے — یہ کون جانے بلا تجھ پہ اور لاتا ہے

شمون

مین ڈرتا اوس سے نہیں اور نہ اوسکی باتون سے — نہ اوسکی قوم سے بھی اور نہ اوسکی بیٹون سے

اگرچہ اومین جری جولیت بلاشک ہے — مدد ہے جب کہ خدا مجھکو اونسے کب کچھ ہے

ا اسموئیل - ۱۷ باب

اجاب

وہ اپنی قوم کے سردارون پاس جائیگا — تجھے ستانے پہ مائل اونھیں کرائیگا

شمون

سبب کچھ تو بتلائے گا بالضرور — کہ جس سے ہو میری خطا کا ظہور

کرے گا نہ اس بزدلی کا بیان — نہ ہو بزدلی تاکہ اوس کی عیان

کہ چیلنج لڑنے کا اوس کو دیا — مگر بزدلی سے نہ وہ لڑ سکا ؛ ؛

مجھے اور کیا اب ستائین گے وہ — مصیبت مین کیا اور لائین گے وہ

بڑھا سکتے وہ کام میرا نہیں — زیادہ نہ کر سکتا ہون بالیقین

بہت ہاتھون کا کام کرتا ہون مین — بہت دامون کا کام کرتا ہون مین

مرے مالکون کو ہے اس سے مفاد — نہیں آرزو اون کی اس سے زیاد

بس اب موت ہی باقی ہے اور سزا — مگر میں سمجھتا ہون اس مین بھلا

اسے کرنا تجویز ہے دوستی — مگر آخری ہے یہ خواہش مری

مری موت کے ساتھ ہو انتقام — ہو کام اون کا اور میرا باہم تمام

اجاب

مقدسون کے لئے شادمانی ہر اوس دم — ہے کرتا دور خدا اون پہ جو ہون جور و ستم

کسی کو کرتا ہے وہ اون کے واسطے پیدا — کرے وہ دور جو ہو ہون اونپہ جور و جفا

ملائے خاک مین ظالم کا سارا کبر و غرور — رہائی دے کے کرے اہلِ دین کو وہ مسرور

انھین کو جو کہ ستاتے ہون اہلِ دین کو مدام — کرے وہ نیست مٹائے جہان سے اونکا نام

وہ کرتا اون کے ہے آلاتِ جنگ کو بیکار — عدو جو حق کے ہون کرتا ہے اونکی حالت زار

وہ دیتا قوّتِ حق سے اونھین مدام شکست — وہ کرتا حوصلے اعدا کے ساری یکدم پست

ہے وہ مثل برق کے امید کو فنا کرتا — کہ تا م دہر مین باقی نہیں رہا اون کا

مقدسین کو ہے صبر سے ظفر مندی
ہے صبر چیز وہ جس سے ہمیشہ حق راضی
وہ ظلم و جور پہ اعدا کے ہوتے ہین غالب
خدا کی رحمتون کے واقعی وہ ہین طالب
تو پہلوان تھا اب صبر سے مگر لے کام
کہ آنکھین جاتی رہین جن سے تو ہوا ناکام
تو صبر سے ہی فقط کامیاب ہوگا ضرور
کرے گا تیری مصیبت کو تیرا خالق دور
یہ عید کا بھی جو دن تھا تجھے ہوا آفت
کہ تیرے دل نے نہیں لینے دی تجھے راحت
خیال تیرے ہر اک وقت کام کرتے رہے
تجھے ستاتے رہے اور دیا نہ چین تجھے
دکھائی دیتی ہے ظاہر مین اب مصیبت اور
یقین جان کہ تیرے لئے ہے آفت اور
عصا لئے کوئی آتا ہے یان یہ افسر اور
یہین دیکھ کرے اوسے جب کہ کرتا اوس پہ غور
وہ عام مین سے نہین بلکہ خاص افسر ہے
یقین جان کہ حرافہ سے وہ برتر ہے
وہ جلد تجھ کو بتاے گا جو کہ کرنا ہو
خدا کے حفظ مین اسوقت چھوڑتے تجھ کو

افسر عبرانیون - بتاؤ کہ سمسون ہے یان کہان -

احباب ہتھکڑی پہنے ہوئے بیٹھا ہے وان پر تو دیکھ -

افسر
داجون کی حمد سرائی مین ہوگا جلسہ عام
ہمارے قطبیون کا تیرے لئے ہے یہ پیغام
ہے جلسہ دھوم کا اور کھیل اور تماشے ہین
ہر ایک قسم کے باجے ہین اور دمامے ہین
کہ آج دھوم سے قربانیان کرینگے ہم
کھلاتے اورون کو اور کھاتے بھی ہینگے ہم
دکھائینگے وہان کل پہلوان بھی کرتب سب
نمایان ہونگے حقیقت مین کار ہای عجب
ہین دید کے تری مشتاق واپہ خاص و عام
نہیں ہے شک کہ تجھے حیرت فزا تری کل کام
تو ساتھ مین مرے وان چل تو تازہ دم ہو اب
لباس فاخرہ جو چاہے زیب تن کر سب
دکھا تو زور کا اپنے کرشمہ اب اک بار
کہ تیری مدح کرین سارے یار اور اغیار

شمسون
عبرانی قوم سے ہون تو جانتا ہی مجھ کو
حکم خدا کا بندہ تو مانتا ہے مجھ کو
جائز نہیں ہے جانا جلسہ مین تیرے مجھ کو
پیغام میرا کہ یہ لازم یہ ہی ہے تجھ کو

افسر تسلی بخش نہ سمجھیں گے تیرا
یہ وہ جواب۔

شمسون طرح طرح کے تماشے ہین اونکے پاس شتاب
مداری بھی ہین جہان بھانڈوان اور ہین نقال
کتھک بہت ہین جہان اور ناچنے والے
سوار وان ہین جو دوڑانے مین بہت شتاب طر
بنیٹی والے پھری گتکا والے بازی گر
دکھانے والے ہین شمشیر کے ہنر وان پر
ہین ہٹیلون سے بھی جھگڑا ہوا اور ناپینا
سبب وہ مجھ کو ستانے کا اور ڈھونڈھتے ہین
معاف رکھ نہیں جاونگا وان پہ مین ہرگز
ہمارے ملک مین ہرگز نہیں جن کا جواب
وہان پہ نٹ ہین کہ جنکی قلا عجب اور چال
وہ سانگ بھرتے ہین ہر طرح کے بہت پیارے
ہین وان پہ وہ جو کہ کشتی کے فن سے ہین ماہر
ہین وان پہ اور دکھاتے ہین اپنا اپنا ہنر
ہر اک فن کے ہین استاد وان پہ سب برتر
بلاتے مجھ کو تماشہ ہون مین وان سب کا
ذلیل کرنے کا بھی اور طور ڈھونڈھتے ہین
نہ کھیل کوئی دکھاؤن گا وان پہ مین ہرگز

افسر سمجھ لے اس کو نہ ہم سے خفا
وہ ہون گے سب۔

شمسون مجھ کو خیال اپنا ہے اپنی تمیز کا
مجھ کو سمجھتے ہین وہ کمینہ بھی اسقدر
ہے شک نہیں کہ اونکا مین قیدی ہون بالضرور
بھلا مین اون کے دیوتا کے کیسے مین جلون؟
میرے لئے یہ موت سے بدتر ہے بالیقین
جس سے رہے سلامتی دل مین مرے سدا
اس حال مین مین اپنے دکھاؤن وان ہنر
پہ آگے یہ میری اب تو حمیت سے بخت دور
اور دون کے ساتھ کس طرح عزت مین اسکو دون؟
ممکن نہیں کہ جا کے ہون اس طرح مین لعین

افسر جلد جانا مجھے یان سے ہے ضرور
دیر ہوگی تو مرا ہوگا قصور

شمسون کیا ارادہ ترا یہی ہے اب
یان پہ کیون ٹھہرون جلد جاؤن تب
یہ ہی ارادہ مرا ہے خبر تو دے
او نہیں جلد۔

افسر افسوس تیری ضد کا نتیجہ نہیں اچھا

شمعون	کسی سبب سے تجھے افسوس کرنا ہو شاید۔	
احباب	حد تلک اب پہونچ گئی ہے بات یہ گیا ہے نہ آگ بھڑکائے تیری باتون مین وہ ملائے جھوٹ سخت پیغام آنے والا ہے	تیرے سر پر نہ آئین اور آفات اون کو تجھ پر نہ غصہ مین لائے تیرا دشمن اونھین بنائے جھوٹ دشمن جان ترا زمانہ ہے
شمعون	پہلی قوت مجھ مین پھرائے دوستو آئی ہے اب کار بد مین کام مین کیون لاؤن اوسکو دوستو پاک چیزین کیا بتون کے سامنے گزرانون مین کیون مین جاؤن اوس جگہ مین کفرتی جو بالیقین کام یہ ناپاک ہے اور کفر کا ہے بالیقین ہے نذیرون کے نہ لائق کام یہ تو بالیقین	شکر اور تحمید حق پھر دل مین وہ لائی ہے اب ہے یہ لازم جاؤن اس جلسہ مین یہ مجھسے کہو کیون کرون کچھ ایسا جس سے اور آفت لاؤن مین اور دیوتون کو جاکے عزت دون یہ ہے لازم نہین کفرتی ہے اور کمینہ جس سے مین ہونگا لعین عہد کے اپنے مخالف مین کرونگا کچھ نہین
احباب	خدمت فلسطیون کی کرتا ہے تو ضرور	اس مین نہین سمجھتا ہے ہرگز تو کچھ قصور
شمعون	بت پرستی کے تعلق مین نہ خدمت ہے مری اون کے قابون مین جو خدمت ہے نہ ذلت ہے مری	دوستون روزی کے خاطر ہی یہ محنت ہے مری روزی محنت سے کمانا ہی تو عزت ہے مری
احباب	دل سے جب کام نہیں ہوگا تو ناپاک نہیں۔	
شمعون	جبر سے کام جہان ان خطاواری ہے میری حالت مین کسی طرح کا پر جبر نہیں حکم دیتے ہین مگر جبر نہیں کرتے ہین جاؤن مین وان یہ نہین جاؤن مرا ہی کلام گر خوشی سے مین وہان جاؤن گنہگار مین ہون خوف انسان کا رکھون حکم خدا کو توڑون	جبر سے کام جو ہو اوس مین تو ناچاری ہے کوئی مجبور نہیں کرتا ہے یہ دل کو یقین جبر کرنا نہیں اچھا یہ یقین کرتے ہین جاکے بت خانہ مین کس واسطے مین ہون بدنام یہ نہ مجبوری کا ہے کام خطاکار مین ہون اس طرح سے انھیں سردار جو ہون خوش مین کیون

مجھ کو بخشے کا نہیں میرا خدا ہے غفور — لعنتی ہونگا بنوں گا میں نہایت مقہور
ہی یہ ممکن کہ کسی خاص غرض سے ہم کو — دے اجازت کہ جہاں بت کی پرستش بھی ہو
جائیں اور پھر بھی خدا سمجھے ہمیں بے تقصیر — عفو کر دے ہیں اور کوئی نہیں دی تعذیر

اجباب شمسون

نہیں سمجھتے کہ معذور کیسے ہو گا تو
عجب باتیں مری دل میں اب تو آتی ہیں — امیدیں اچھی مرے دل میں اب تو لاتی ہیں
میں جاؤں واں یہ مرا دل مجھے یہ کہتا ہے — وہاں کے جانے سے اب فائدہ بھی میرا ہے
عجیب کار نمایاں خدا کرائے گا — ہیں اور زور مرا کام آج آئے گا
یہ کون جانے مرا آخری یہ دن ہو گا — مگر نہیں ہے کسی بات کا مجھے کھٹکا
کروں گا واں نہ کوئی بات جو ہو دین کے خلاف — رہیں گے مجھ میں وہاں بھی نذیر کے اوصاف

اجباب افسر

وقت پر تو نے ارادہ کیا افسر آتا
اپنے سرداروں کا پیغام میں پھر لایا ہوں — تجھ سے یہ بات میں کہنے کے لئے آیا ہوں
تو تو قیدی بھی ہمارا ہے تو ہے اور غلام — چکی تو پیتا رہتا ہے یہاں صبح و شام
حکم دیتے ہیں تو تقریریں تو کیوں کرتا ہے — ہمسری کا بھی ہماری ہی تو دم بھرتا ہے
تجھ کو لے جائیں گے جس طرح سے ہم چاہیں گے — کام میں زور کو ہر طرح سے ہم لائیں گے
گو وہ بھی تو ہو تو لے جائیں گے ہم یا تو سے اوٹھا — خاک میں جای گا مل جو کہ ہے غرہ تیرا اور ان

شمسون

مجھ کو لے جانا یہاں سے نہیں ہو گا آسان — تم میں سے بعض اوٹھا جائیں گے بیشک نقصان
فوقیت تم کو بہت باتوں میں حاصل اب ہے — مجھ یہ قابو تو ہر اک بات میں حاصل اب ہے
جب کہ لے جاتا ہی عزت سے میں جاتا ہوں اب — عذر اور حیلہ نہیں سامنے لاتا ہوں اب
حکم آقا کا سدا ماننے یہ لازم ہے غلام — اس کے بے مانے نہیں چلتا ہے دنیا میں کام
پر یقین جان کروں گا نہ جو مذہب کے خلاف — مجھ کو امید وہ ان باتوں سے رکھیں گے معاف

افسر

تو نے جو قصد کیا ہے وہ یقیناً ہے اچھا — جس کو سن کر کے ہوا اب تو ہے دل خوش میرا
تو سلاسل کو اوتار اور ہو آزاد ابھی — غم سے آزاد ہو ہر طرح سے ہو شاد ابھی
تیرے اس کام سے سردار بھی خوش ہو گئے ضرور — ہے یہ ممکن کہ ترا بخشش دیں دل سے وہ قصور

تجھ کو آزاد کریں تجھ کو کریں خورم و شاد — تاکہ اس طرح سے آیندہ نہ ہو تو برباد

شمسون

الوداع اے دوستو جاتا ہوں اب — خوف دل میں کچھ نہیں لاتا ہوں اب
ہے نہیں اچھا تمھیں لے جاؤں میں — کس لئے اس بات کو دکھلاؤں میں
دوستوں کے ساتھ میں آیا ہوں یاں — میں مدد کے واسطے لایا ہوں یاں
ہوں گے تم کو دیکھ کے ناخوش تمام — ہے یہ ممکن دیکھ کر مجھ کو عوام
غصّہ میں بھر جائیں اور کہنے لگیں — ہے یہ دشمن اس سے جو چاہیں کریں
لوگ تیوہاروں میں ہوتے بے لگام — وہ جہالت کے سراسر کرتے کام
اپنے پہ قابو وہ کچھ رکھتے نہیں — بنتے حیوان سے بدتر بالیقین
نشہ میں مخمور اون کے قطب بھی — جب کہ ہوتے بنتے ہیں شیطان سبھی
نشہ میں سردار فرعون بنتے ہیں — بے سبب وہ عاجزوں پر تنتے ہیں
اور یو جاری جوشِ مذہب سے ہیں ست — ہر طرح سے آج وہ ہیں چیرہ دست
ایسی حالت میں وہ دکھلاتے ہیں جوش — ہر گھڑی وہ کام میں لاتے ہیں جوش
پر یقین رکھو نہ ایسا کام کچھ — میں کروں گا جس سے ہوں بدنام کچھ
قوم و مذہب جس سے ہو بدنام بھی — کام ہو جس سے ہو میرا نام بھی
ہے یہ ممکن تجھ کو دیکھو گے نہیں — میں نہ پھر آؤں گا دل کو ہے یقین

احباب

جاؤ اور قدوس اسرائیل اب — ہے جو قادر اوس کی ہر دنیا پہ سب
رہنما تیرا احمد تیرا وہ ہو — دور رکھے تجھ سے وہ ہر خطرہ کو
تجھ سے ظاہر ہو جلالِ کبریا — غیر امت بھی کریں حمدِ خدا
وہ فرشتہ یاں پہ پہلے آیا جو — تیری پیدائش کی خبریں لایا جو
اور دعوئیں کے ساتھ جو غائب ہوا — دیکھ کر جس کو منوحا بھی ڈرا
آتشی ہو واسطے تیرے سپر — دور رکھے تجھ سے وہ خوف و خطر
روحِ قوت تجھ میں جو تھی آئے وہ — وہ ہی قوت یارِ دیگر لائے وہ
جس سے تو اعدا پہ غالب ہوتا تھا — جنگ کا کوئی نہ طالب ہوتا تھا

مثل تیرے بھی نہ قوت دہر مین
یاد تیرے کا رقوت ہین ہمین

ہے منوحا آرہا جلدی سے اب
کیا خبر وہ لارہا جلدی سے اب

جلدی آتا ہے مثالِ نوجوان
خوش نہایت ہے وہ اس دم بے گمان

ہے گمان اوس کا کہ یان پر ہوگا وہ
دل کا ہے آرام اب بھی اوسکا وہ

غالباً لاتا ہے کچھ اچھی خبر
جس سے خوش اوسکا ہو اب جان و جگر

منوحہ

مرے بھائیون کرتا ہون مین سلام
بہ ظاہر نہ تھا آنے کا کوئی کام

نہ امید تھی بیٹے کو دیکھون مین
کہ اس بات سے خوف واقف ہون مین

کہ وہ جلسۂ عام مین ہے گیا
جہان جاتا ہے آج مجمع بڑا

کہ تا جلسہ مین وہ تماشہ کرے
سنائی دین یہ باتین آتے مجھے

ہے ان باتون کا چرچا کل شہر مین
نہیں شک کہ از حد خوشی ہے اونھیں

وہان دیکھون اوس کو مناسب تھا
کوئی کام سرزد ہوا اس طرح کا

جسے دیکھنا سمجھون بہتر نہیں
وہ اس وقت مجبور ہے بالیقین

مین دیتا خبر تم کو تا شاد ہو
خوشی تم مرے ساتھ مین اب کرو

ہے امید آزادی اوس کی مجھے
وہ اے کاش پوری ہو ہر طرح سے

اجاب

مفصل بیان کیجئے اے جناب
بتا دیجئے آپ ہم کو شتاب

رہائی کی ہے کون امید اب
ہمارا ہو دل شاد جس کے سبب

منوحہ

جس طرح مجھ سے بنا مین نے کی کوشش [illegible]
تا کسی طرح سے تسکین مرے دل کو ہو

جتنے سردار فلسطی ہین مین اون سب سے ملا
راستہ مین بھی ملا اون کے مین گھر بھی گیا

اون کی منت بھی کی اور سامنے اونکے رویا
غم اولاد کا اظہار ہر اک طرح کیا

چھوڑ دین بیٹے کو یہ کر کے وہ فدیہ مجھسے
سخت دل جو تھے لگے کرنے قضیہ مجھ سے

کیون کہ مغرور تھے حد درجہ شقی تھے الحق
باتین تھین کینہ کی جن سے کہ کلیجہ بھی ہو شق

میری باتون کو حقارت سے وہ سب سنتے تھے
اور بے دردی سے انکار وہ کرتے مجھ سے

چاہتے تھے کہ مرا بیٹا سدا دکھ مین رہے
ایک دم بھی نہیں وہ دہر مین کچھ سکھ مین رہے

کاہنون کے یہی بندے تھے جو ان کے تھے غلام — تھے شقاوت کے ہر اک طرح خیالات تمام
دوسرے وہ تھے جو طالب تھے زر و سیم کے بھی — بے دئے کام نکلتا نہیں ہے اون سے کبھی
ملک کو قوم کو اور دین کو زر کی خاطر — بیچنے کو وہ تھے تیار و ہر دم حاضر
تیسرے ایسے تھے جن کے تھے شریفانہ خیال — جو نہیں چاہتے دشمنوں کو کرین پامال
انتقام اوس سے لیا جتنا سمجھتے کافی — اب ہوس دل مین نہیں اون کے تھی اور کچھ باقی
کیون کہ دشمن کو کیا ایسا نہ ڈر اوس سے رہا — اوس کے کرنے سے رہا تھا نہیں نقصان ذرا
تھوڑے سے فدیہ پہ اب چھوڑنے کو راضی تھے — اور ہمدردی کا اظہار وہ کرتے مجھ سے
شور ہے کیا فلک جس سے پھٹا جاتا ہے — دیکھئے کون سا اب چرخ ستم ڈھاتا ہے

اجاب

چلا رہے ہین لوگ سب اب دیکھ کر دشمنو کو — دیکھتے ہین قید مین اب بے خطر دشمنو کو
اندھا ہی ناچار ہے پہلو وہ ڈر اون سب کا تھا — یا کوئی اور کار قوت اوس سے اب سرزد ہوا
جس کے باعث نعرۂ تحسین کا اب ہے زور و شور — میرے ہی بیٹے کی خاطر آج سب ہے زور و شور

منوچہ

میراث میری کل بھی جاے تو جائے کیا ڈر — ہر طرح دوستو ہے میرے لئے یہ بہتر
بیٹے کو پاؤن اپنے خواہش یہی ہے لگی — اسکے سوائے کوئی حسرت نہیں ہے میری
غربت مین ساتھ اوس کے رہنا پسند مجھکو — ناداری کی مصیبت سہنا پسند مجھ کو
یہ چاہتا نہیں مین وہ قید مین رہے اب — دکھ درد اور مصیبت اعدا سے وہ سہے سب

اجاب

زر جمع کیا کرتے ہیں فرزندون کی خاطر — سب کرتے کفایت بھی ہین دلبندون کی خاطر
سب خرچ کئے دیتا ہے فرزند کی خاطر — سہنے کو غریبی تو ہے دلبند کی خاطر
فرزند کیا کرتے بڑھاپے مین ہین خدمت — ظاہر وہ اسی سے ہین کیا کرتے محبت
فرزند کی خدمت کو بھی تیار رہے اب تو — کوئی نہیں غم خوار ہے غم خوار ہے اب تو
اندھا ہے اسی وجہ سے ناچار ہے اب وہ — اوروں کے لئے دیکھئے آزار ہے اب وہ

منوچہ

اندھے ہیں پہ اوسکی خدمت مین کرونگا دوستو — اور ہر دم پاس اوسکے مین ہونگا دوستو
فخر میرا دیکھ کر اوسکو بڑھیگا بالضرور — کام اوس کے ایسے تھے مشہور تھے نزدیک و دور
آگئے ہین بڑھ کے گیسو اوسکے اب کندھے تلک — اور شانداری مین ہے وہ واقعی مثل ملک

اون کے باعث نور بھی اب اوسکا ہی مثل سیاہ
ہے وہ اندھا ورنہ کر سکتا نہین کوئی تباہ

بال اوسکے ہین کہ اوس کے واسطے ہین ایک سپاہ
جس طرح سے لشکری ہون خیمہ زن نزدیک شاہ

زور ہی جب اوسے دیا بینائی حق دیگا اوسے
اور اونکے واسطے خدمت مین حق لیگا اوسے

یون نہین بیکار گھر پر رہنے دیگا اب وسے
زور پہلا سا خدا نے دے دیا ہے جب اوسے

احباب
نہین تیری باطل خوشی اے جناب
اوسے اب ہو حاصل رہائی شتاب

ترے بعد ہمکو خوشی ہے ضرور
بحالی سے ہوگا ہر اک کو سرور

بر آئین تری ساری امیدین اب
ہین امید سے تری اب شاد سب

سنوحہ
تمھاری دوستی کا مین ہون قائل
تمھاری باتون سے خوش ہے مرا دل

سنو یہ شور کیا درد انگیز
بکاؤ نالہ کی فریاد ہے تیز

نہایت دردناک آوازین آتین
خبر اندوہ و غم کی وہ ہین لاتین

ستم اے ہے ستم کیا ہو رہا ہے
نہین شور ایسا پہلے یان ہوا ہے

احباب
یہ نہین شور ہے یہ نالہ و فریاد ہے یہ
یہ ستم ہے کوئی یا قہر ہے بیداد ہے یہ

کون جانے کہ کوئی بستی ہوئی ہے ویران
شور و قتل جو کہ ہے ہم سن کے ہوئے ہین حیران

قتل ہے خون ہے اور سخت ہلاکت ہے یہان
سخت بے دردی و بے رحمی کی آفت ہے وہان

سنوحہ
تباہی تھی اوس شور سے آشکار
وہی شور پھر سنتا ہون بار بار

کہین بیٹے کو مار ڈالا نہ ہو
کرون ہائے کیا دوستو اب کہو

احباب
قتل اون کو کر رہا ہے تیرا بیٹا بالیقین
شور ایک مقتول کا ہوتا نہین اتنا کہین

سنوحہ
کیا دردناک حادثہ سرزد ہوا ہے اب
ٹھہرین یہان کہ دیکھین کہ ہے کون وان غضب

احباب
ٹھہرنا یہان تو مناسب ہے اب
پڑین جا کے خطرہ مین کیون بے سبب

فلسطی وہان ہو رہے ہین ہلاک
اسی وجہ سے ہے شور اندوہناک

وہ مردون کی لاشون پہ ہے ایستان
ہے تائید حق ساتھ مین بے گمان

خدا کے کرم کو نہین لگتی دیر
بناتا ہے وہ ناتوان کو دلیر

ہے ممکن کہ بینائی کی ہو عطا
اوسے اور بھی زور حق نے دیا

	وہ کرتا ہے اعدا کو یکسر ہلاک	یہان ٹھہرنا ہے کچھ نہین یا نہ باک
منوحہ	ایسا خیال کرنا خیال محال ہے	
احباب	حق نے کئے وہ کام کہ جن کا یقین محال ۔	
	ویسے ہی کام اوس کے لئے ہین نہین محال ۔	
منوحہ	قادر مطلق ہی کر سکتا وہ سب کچھ بالیقین	پر یہ شک ہے کام ایسے وہ کریگا اب نہیں
	شک پہ غالب ہوتی جاتی ہو امید دل کش	ٹھہرین تھوڑی دیر اب یان حال سب کھل جائیگا
احباب	جلد آئے گی خبر چاہے بری ہو یا بھلی	پھیلتی ہین جلد وہ خبرین جو ہون از حد بری
	جو کہ خبرین اچھی ہون وہ پھیلتی ہین دیر مین	اور اس سے ہوتی ہے از حد پریشانی ہمین
	آرہا ہے دیکھئے تیزی سے اک عبری جوان	ہے ہماری فرقہ کا ہے شکل سے اوسکی عیان
خبر لانے والا	ہائے مین جاؤن کہان از حد ستم از حد غضب	بے چین ہین پاؤن کہان از حد ستم از حد غضب
	ماجرا جو کچھ ہوا وہ سامنے آنکھون کے ہے	گو یہان ہون سامنے وان کی ہے یان ایک شے
	دل سے جاتا ہی نہین ان کی ہر اک شی کا خیال	ہو نہین کچھ بھی مصیبت پر ہے آتا خیال
	رہبری حق کی یقیناً وان سے لے آئی یہان	ہے منوحہ یان یہ مجھ کو اس لئے لائی یہان
	تم بھی ہو اہل وطن یان پر مرا دل شاد ہے	ہے یہ ہی کہنا کہ غازہ سر بسر برباد ہے
منوحہ	شور و غل تھا بے طرح آوازین بھی تھین دردناک	ایسا لگتا تھا کہ اک عالم ہوا جاتا ہلاک
	ہے ضرورت کچھ نہین تمہید کی کر تو بیان	ہین نہایت سننے کے مشتاق ہم سب بے گمان
خبر لانے والا	مین بتاؤن گا مگر دم لینے دے ای مہربان	سانس پھولی ہے ہے چکر سر کو میرے بے گمان
منوحہ	مجملاً کر تو بیان چھوڑ دے تفصیل کو اب	
خبر لانے والا	اہل غازہ ہوئے ہلاک اب سب	جس کے باعث ہے سب کو رنج و تعب
	دفعتہً ہو گئے ہلاک و تباہ	شہر باقی رہا ہے سنسان آہ

...حہ	افسوس تو ہے پر نہین افسوس نہایت	بخشے گی ہمین فائدہ دشمن کی ہلاکت
...نے والا	دل کو خوش اس خیال سے کر اب	رنج اور باتین لائین گیا ہے عجب
...وحہ	بیان کر ہلاکت ہوئی کس سے اون کی	
...لانے والا	شمعون اون کی ساری ہلاکت کا سبب ہے	
...سوحہ	سن کر خوشی سے رنج بدل میرا اب گیا۔	
...خبر لانے والا	خبر غم نہ چاہتا دون جلد	کام عجلت سے کس لئے لون جلد
	مجھ کو تیرے بڑھاپے کا ہے خیال	غم نہ دل کو کرے تیرے پامال
...سنوحہ	پوری خبر سنا دے ہے دل کو بے قراری	تاخیر سے ہے دل کو تکلیف میری بھاری
...خبر لانے والا	سب سے بری خبر یہ شمعون مر گیا ہے۔	
...سنوحہ	بے گمان یہ خبر بری ہے ضرور	ساری امیدین ہو گئین کافور
	واسطے کس کے فدیہ دون گا اب	دوڑ کس کے لئے کرون گا اب
	مخلصی کس کی مین کراؤن گا	گھر مین کس کو مین ساتھ لاؤن گا
	اوس کو اب موت نے کیا آزاد	آج اپنے خیال مین تھا شاد
	گل امید اب گیا مرجھا	اوس پہ بے وقت پڑ گیا پالا
	یہ ہی انسان کی ہے خوشی کا حال	ہے خوشی اوس کی مثل خواب و خیال
	بیشتر اس کے رنج و غم مین کرون	چاہتا ہون کہ تجھ سے جلد سنون

کس طرح سے موا مرا دلبند / مرا لختِ جگر مرا فرزند
کبھی ہے موت شرم کا باعث / تو بتا اوس کا اب تھا کیا باعث
کبھی عزّت سے لوگ مرتے ہین / باعثِ فخر کام کرتے ہین
جب کے سب اوس نے مار ڈالے تھے / زندگی کے سبھون کو لالے تھے
کس نے اوس پہلوان کو قتل کیا / داغ مرگِ پسر کا مجھ کو دیا

خبر لانے والا — دشمنون نے نہین کیا اوسے قتل۔

منوحہ — بتا کس طرح قتل وہ اب ہوا / وہ کیا تھک گیا اس لئے مر گیا

خبر لانے والا — اپنے ہی ہاتھون قتل ہوا اب وہ پہلوان۔

منوحہ — خودکشی کا تھا سبب کیا یہ بتا دے مجھ کو / اب مفصّل تو بتا جو کہ خبر ہو تجھ کو
کیون مخالف ہوا اپنا وہ میانِ اعدا / کون سا جبر تھا جس واسطے اوس نے یہ کیا

خبر لانے والا — سبب تھا ضروری نہین اس مین نیک / کیا کام جرأت کا یہ یک بہ یک
عمارت کہ جس مین تھا اک اژدہام / ہزارون زن و مرد تھے لاکلام
اوسے زور سے منہدم کر دیا / ہلاک اپنے کو اور اون کو کیا

منوحہ — اپنے خلاف ہو کے لیا تو نے انتقام / اعدا کے ساتھ اپنا کیا کام بھی تمام
کافی ہے وہ جو تو نے ہمین دی خبر ابھی / بہتر یہ ہوگا حال بتا دے اگر سبھی
گڑبڑ ہے جبکہ وان پہ یہان پر تو رہ عزیز / تو سلسلہ سے ہمکو بتا بات با تمیز

خبر لانے والا — کسی کام سے صبح کو آیا وان / ہوا جب کہ خورشید جلوہ کنان
سنی مین نے شہنائیون کی صدا / اوسی سے وہ کل شہر تب گونج اوٹھا
خبر عام جلسہ کی وہ دیتی تھی / کہ ہونے کو تھی وان پہ بے حد خوشی
بمشکل کیا ختم تھا اپنا کام / یہ کہتے سنا لوگون کو وان تمام
ہمارا عدو جس کا شمسون ہے نام / کیا جس نے تھا ہمکو بس تلخ کام

وہی اب ہے بے بس ہے اپنا غلام
دکھائے گا وہ کھیل اور ایسی کام

ہون سب ناظرین دیکھ کر شادکام
وہان جائین ہم چھوڑ کر اپنے کام

تھا افسوس سُن کر مجھے بالضرور
ہے اعدا کو اسوقت از حد سرور

ہے شمسون مقیّد مثالِ غلام
خوشی سے عدو ہین بہت بے لگام

یہ چاہا نہ موقع کو دون ہاتھ سے
مین کام اوسکے دیکھون مین کھیلون وہی

وہان پر تھیئیٹر تھا از حد بڑا
بڑا تھا مکان دو ستون پر کھڑا

وہ تھا قوس کے مثل اور تھا بلند
تھے اہلِ دول وہان جو تھے ارجمند

تھے سردار اور قطب اون کے سبھی
تھے وان جن کو اوزون پہ تھی برتری

تھیٹیر کے آگے تھا میدان وسیع
عوام اوس مین تھے اور شریف و وضیع

جو تختون پہ بیٹھے تھے یا تھے کھڑے
کھڑے ہونے کو وان ملی جا مجھے

تعرّض کسی کو نہ تھا اور خیال
رہا وان مین دیکھا کیا سارا حال

تھے خوش سب تھا اوسوقت نصف النہار
خوشی سے ہر اک کا تھا دل پربہار

تھا مے نوشی سے اون کو از حد سرور
ہر اک دل کی کلفت تھی اوسوقت دور

تماشون مین اور کھیل مین اب لگے
ہر اک طرح بہلاتے دل سب لگے

وہان لائے شمسون کو با احتشام
تھے مشتاق اوس کے خواص و عوام

وہ وردی بجیلی تھا پہنے ہوئے
تھا ساتھ اوس کے باجے بھی بجتے ہوئے

پیادے تھے ساتھ اوسکے اسوار بھی
تھا ساتھ اوس کے تھا ور کماندار بھی

فلاخن لئے اور نیزے لئے
بہت پہلوان ساتھ تھے من چلے

مزیّن تھے گھوڑے سجیلے جو اق
تھا شمسون روان مثلِ شیرِ ژیان

اوسے دیکھ کر نعرہ زن سب ہوئے
دجون کی وہ تعریف کرنے لگے

رہائی او تھین اون کے دشمن سے کوئی
دگر بار اون کو ہوئی خورّمی

پھٹے کان کے پردے تھا اتنا شور
گیا دور و نزدیک دن سب کا شور

تھا شمسون مین صبر اور جرأت نمود
تھا گردون کشی سے نہ کچھ اوسکو سود

دکھانے لگا اپنے اب کارِ زور
گران چیزون کو وہ اوٹھاتا بہ زور
تھا زور اوس کا مانندِ پیلِ دمان
مقابل مین کوئی نہ آسکتا تھا
تھا کرتب کے ساتھ اوس مین بے مذاق
تھا اک لڑکا ساتھ اوس کے اوس سے کہا
سہارا مین کچھ دیر تا اون کا لون
ستونون کے جب پاس وہ آگیا
خدایا دگر بار پھر زور دے
کہ لون اپنے اعدا سے مین انتقام
ستونون کو کہ کر جھکایا بہ زور
ہوا کایا پانی کا ہو جیسے شور
تھا شور ایسا ہی جب مکان وہ گرا
تھے سردار و خاتون و سالار بھی
کہ کل ملک کے وان نمایندے تھے
کہ تھا جلسہ عام اور عید بھی
عمارت کے نیچے ہوئے سب ہلاک
عوام اوس کے باہر تھے وہ کچھ بچے
احباب — سخت نقصان اپنا کرکے لیا بہم انتقام
کام جس کے واسطے دنیا مین تو پیدا ہوا
تھی ضرورت ایسی ہی جس سے کیا خود کو ہلاک
جیتے دم اتنے نہین تو نے کئے اعدا ہلاک
تو مظفر موت سے اعدا پہ اپنے ہو گیا

حقیقت مین تھے سب عجب کارِ زور
کبھی توڑتا اور گراتا بہ زور
تھے خوش دیکھ کر جس کو پیر و جوان
نہ زور ایسا کوئی دکھا سکتا تھا
غرض تھا ہر اک بات مین اپنی طاق
ستون جو ہین پاس اون کے مجھ کو جا
مین اعضا کو اس طرح آرام دون
اودھین ہاتھون مین لے کے کہنے لگا
دے اعدا پہ اسوقت غلبہ مجھے
جلالی ہو جس سے ترا پاک نام
یکایک ہوا اس قدر وانہ شور
دکھائین وہ جسوقت کل اپنا زور
نہ جس کو ہلا سکتا تھا زلزلہ
تھے خاصانِ کل ملک وان پر سبھی
مشیر اور پنڈت بھی سب آئے تھے
تھا دن ایسا جسمین تھی انحد خوشی
ہوئے ساتھ دشمنون کے سب ہلاک
پریشان بھاگے وہ آنے ڈرے
قابلِ تعریف دنیا مین رہیگا تیرا نام
اوس کو جیتے اور مرتے تو نے خوبی سے کیا
مرتے دم تو نے ہزارون کا کیا ہی قصہ پاک
مرتے دم ای جنگجو جتنے کئے اعدا ہلاک
جو عدو تھے تیرے اونکے ساتھ مین بھی تو ہوا

۱۔ قاضیون ۱۶

حاشیہ	مصرع اول	مصرع دوم	حاشیہ
بعضے از احباب	مے بت پرستی سے معمور تھے	وہ صہبا کے نشہ سے مسرور تھے	
	تھے آسودہ وہ از کباب و شراب	تھے نخوت سے پیر اون مین سب شیخ و شاب	
	وجون کی وہ کرتے تھے حمد و ثنا	اوسے جانتے برتر از کبریا	
	وہی جس کا سیلا آے ہے اقدس مقام	وہین پاک جا ہین ہیر اوس کا قیام	یروسلم کے پیشتر یہ یہودیوں ک[illegible] قبلہ تھا
	ہویدا یہ دیوانگی حق نے کی	جو تھی عقل و دانش وہ رخصت ہوئی	
	عجب دل مین خواہش ہویدا ہوئی	(ہلاکت تھا انجام اور نیستی)	
	تہ کن جو اون کا تھا اوس کو بلائین	بلا اس طرح اپنے پہ جلد لائین	
	وہ کھیل اور تماشون مین مشغول تھے	دل اون کے بلند اور مجہول تھے	
	وہ اپنی ہلاکت کا باعث ہوئے	اوسے لائے اپنے پہ نادانی سے	
	یہ ہی حال انسان کا ہے لا کلام	(یہ ہے مقہور حق اور گنہ کا غلام)	
	تباہی وہ اپنے پہ خود لاتا ہے	سزا اس طرح اپنی وہ پاتا ہے	
	ہے تاریک عقل اوسکی اوسکا دماغ	اسی وجہ کھوتا ہے اپنا فراغ	
چند احباب	وہ اندھا تھا دل اوسکا پر نور تھا	تنومند تھا گو کہ مجبور تھا	
	وہ تھا مثل مردہ کے از حد ذلیل	تن و توش تھا گرچہ مانند پیل	
	ہوئی شعلہ زن آتش اندرون	کیا حال اعدا کا یکسر زبون	
	ہو جون حملہ آور کوئی اژدہا	پرندون مین محشر کرے وہ بپا	
	کرے یا شکار اون کو اپنا عقاب	سراسر پرندون کے حق مین عذاب	
	اسی طرح سے صیدا اون کو کیا	وہ ساتھ اون کے خود خاک بھی ہو گیا	
	تھا حال اوس کا مانند ققنس ضرور	جو رہتا عرب مین جو ہے یان ہر دو	
	اگرچہ وہ جل کر کے ہو جاتا خاک	نہین ہوتا اوس کا مگر قصہ پاک	
	اوسی خاک سے پیدا ہوتا ہے وہ	ہوا اگرچہ تھا زندہ ہوتا ہے وہ	
	وہ رہتا ہے پھر زندہ صدہا برس	اوسی کے ہے مانند شمون بس	
	اگرچہ ہے شمون یہ ظاہر ہوا	وہ اس موت سے گویا زندہ ہوا	

منوحہ

وہ زندہ ہے جب زندہ ہر اوس کا نام   رہین گے سدا زندہ عالم مین کام
غم و الم کا نہیں وقت اب ہا یارو   نہ کوٹو چھاتی نہ ماتم بپا کرو یارو
ضرور ہی نہیں اوس کے لئے کرین ہم غم   نہیں ہے خوب کہ زار و قطار روئین ہم
یہ شمسون دوستو آخر تلک ہا شمسون   جو کام کر نہ سکے اور کر گیا شمسون
ہوئی ہے ختم دلیرانہ زندگی اوسکی   تھی موت مین بھی اسی وجہ سے خوشی اوسکی
جو اعدا اوس کے تھے اب اون سے لیا بدلا   فلسطیون کو ہر اک جا پہ خستہ جان ہی کیا
اونہیں وہ رنج دیا سالون وہ کرین ماتم   خوشی سے بدلا ہر اوس نے ہمارا سارا غم
ہوئی ہے قوم ظفرمند سرفراز آزاد   مگر نہ وقت کو یہ قوم اب کرے برباد
فلسطیون کو ندامت ہر اور نقصان ہر   ہر اک عدو جو ہمارا ہے اب پشیمان ہر
ے کام ہمّت و مردانگی سے ساری قوم   اوٹھائے تا کہ نہ ذلت کبھی ہماری قوم
ہے اب تو فخر مجھے خاندان کو میری   کمائی ایسی ہے شہرت ہماری شمسون نے
کہ جس کا دہر مین آخر تلک ہے گا قیام   رہے گا سارے دلیرون مین اوسکا افضل نام
خوشی کی بات کہ اوس سے خدا جدا نہ ہوا   عدو کی موت تک اور فضل اپنا اوس نے کیا
نہ کام قابلِ الزام اوس سے تھا پیدا   نہ کام قابلِ نفرت کوئی ہوا اوس کا
ہوا ہے کام وہی جو کہ قابلِ تعریف   یہ موت اوس کی حقیقت مین بھی تو قابلِ تاسیف
یہ موت ایسی ہے جس کے سبب سے دل خوش بھی   مگر اے دوستو اب یہ صلاح ہے میری
نہ دیر ہم کرین اب اوٹھائین لاش عازہ سے   درست قاعدہ سے ہم کرین گے دفن اوسے
وہ لاش جو کہ ہے دشمن کے خون سے آلودہ   اب ایسا ڈھونڈئینگے نام و نشان رہے خون کا
مین جا کے لاتا ہون اہلِ برادری کو یہان   اوٹھا کے جلد وہ لے جائین یہان سے لاش ہان
جہان ہر گھر مرا اور میری قبرگاہ جہان   کرونگا ساتھ مین عزت کے اوسکو دفن ہان
نہ حال ایسا عدو کا کہ ہم کو روکیں وہ   اور اوس کی لاش اوٹھانے مین ہمکو دین وہ
جہان وہ دفن ہو وان مقبرہ بناؤن گا   وہان درخت ہر اک طرح کے لگاؤن گا
ظفر کی یاد کی چیزین ہان سب ہونگی سب   لکھاؤن گا وہان سب اوس کے کارہا عجب

اقاضیون ۱۶ - ۳۱

کبھو رہو گا وہاں تیج بات ہو گا وہاں — یہ پہر اوس کی ظفر کا ہمیشہ وہین نشان
بیان نظم مین کل قوم اوس کا گائیگی — اور اپنی قوم کا نامی اوسی بنائیگی
کرین گے آکے زیارت وہان دلیر جوان — ہویدا اون مین دلیری بہادری یہان
کرین گی آکے زیارت زنانِ دوشیزہ — کریں گی رنج کہ ابتر ہوا تھا حال اوسکا
کہ اوس کا بیبی کی نسبت تھا انتخاب برا — اسی سے حال ہوا اوس کا لاجواب برا

اجباب

خدا کرتا ہی سب اچھا نتیجہ سے یہ ظاہر ہے — حکیم و قادرِ مطلق وہ ہے اور پاک و طاہر ہے
خدا کے کام پہ ہم اپنی بے دینی سے شک لاتے — مگر انجام جب ہوتا حقیقت ہم یہی پاتے
خدا نے جو کیا تھا وہ ہمارے فائدہ کا تھا — مصیبت تھی کہ دکھ سکھ تھا ہماری واسطے اچھا
وہ اپنے چہرہ کو گویا کبھی ہم سے چھپاتا ہے — وہ نا امیدی مین فضل و کرم اپنا دکھاتا ہے
مدد کی اوس نے شمسون کی کہ تا یہ فتح ظاہر — خدا آخر تلک تھا چاہتا اوس اپنے بندہ کو
ہے غازہ رو رہا اور کل مددگار اوسکے رہتے ہیں — مخالف حق کے جو ہین اسطرح برباد ہوتی ہیں
بنا یہ تجربہ حاصل ہوا ہم کو جو خادم ہیں — خدا کے فضل سے ایمان مین جو اوسکے قایم ہیں
رکھیں امید حق سے اور بھروسہ ہم رکھیں اوسپر — کرے گا وہ خدا جو ہو ہمارے واسطے بہتر

ہم اطمینان حاصل کرکے ہوتے یہان سے رخصت ہیں
ہمارے واسطے شفقت خدا کی اور برکت ہیں

تمام شد

ریویو

فردوسِ گم شدہ

اس نام کی ایک کتاب بہ طرزِ مثنوی مسٹر عیسےٰ چرن صدا ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع لکھنؤ نے انگلستان کے مشہور وقایع نگار جان ملٹن کی مایہ ناز تصنیف پیراڈایز لاسٹ کی مسلسل مثنویوں کا ترجمہ اردو زبان میں عام فہم عبارت کی صورت میں جمع کر کے شایع فرمایا ہے۔ کتاب مذکور کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے اس سے قبل بھی یہ کتاب شایع ہو چکی ہے۔ جو اپنی غیر معمولی مقبولیت کے باعث جلد سے جلد ہاتھوں ہاتھ نذرِ خریداران و شایقین ہو گئی۔ اسمیں بنی نوع انسان کے مورثِ اعلیٰ حضرت آدم علیٰ نبینا کے وہ واقعات دکھلائے گئے ہیں جو اون کی تخلیق کے وقت سے آخر تک ہوے اور جسمیں اون کے مراتب و مدارج کا تذکرہ اور پھر شیطانِ ملعون کی شیطانیت سے اونکے گناہوں کا خمیازہ اونکو ملنا۔ جنّت کا چھین لیا جانا اور اونکا مضطرب و بیقرار ہونا اور آخر میں حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کی زبردست شخصیت کی برکات و فتوحات کا ظہور ہونا اور دنیا سے کفر و ضلالت کا یک قلم مٹ جانا۔ مسیحیت کی صداقت اور عیسائیت کی حقیقت کا سچا فوٹو اقصائے عالم میں کھنچ جانا یہ تمام واقعات نہ صرف دنیائے مسیحیت ہی سے تعلّق رکھتے ہیں بلکہ دیگر آسمانی مذہبوں سے ایک حد تک تمام و کمال وابستہ ہیں۔ اس کتاب کو اگر دنیا کی سب سے پہلی اور سچی الہامی تاریخ کہا جاے تو یقیناً صحیح ہوگا معلوماتِ عامّہ کا بے نظیر مجموعہ اور ادبی لٹریچر کا بیمثل ذخیرہ ہے جس سے ہر کس و ناکس مختلف طور پر مستفید ہو سکتا ہے۔ امیّد ہے کہ ناظرین مسٹر صدا کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور اس ایڈیشن کو بھی جلد سے جلد اپنی پیشِ نظر کر کے قابل مترجم کے عزیز ترین اور نیک نام کارنامہ کی داد دینگے حجم ۱۰۴ صفحہ تقطیع $\frac{۲۰}{۲۶}$ $\frac{۱}{۸}$ کاغذ اچھا لکھائی چھپائی اور قیمت قابلِ اطمینان ہے۔ عہ قیمت ہے مسٹر صدا کے مذکورہ صدر پتہ سے طلب کرنے پر ملسکتی ہے۔

سید محمد حسین افقر موہانی۔ کوکب ہند مطبوعہ ۲۹ اگست سنہ ۲۴ء

فردوسِ باز یافتہ

فردوس گم شدہ کے تسلسل میں یہ دوسری مثنوی ہے جسمیں کھوئی ہوئی جنّت کو پھر انسانی تصرّف میں دے جانیکا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس مثنوی کی بحر فردوسِ گم شدہ کی بحر سے بدلی ہوئی ہے۔ مگر اردو لٹریچر کے لحاظ سے یہ اوس سے زیادہ فصاحت آمیز ہے۔ ہر دو نسخون میں انسان اشرف المخلوقات کے قبضۂ اقتدار اور اوس کی فطرتی شخصیت کا خاکہ کھینچ کر اس کو اولاً جنت کا حقیقی باشندہ قرار دیا گیا ہے۔ مگر اوس کی خطا و نسیان کے مواخذہ میں جنّت کا چھین لیا جانا اور پھر ایک جلیل القدر نبی کے طفیل و برکات سے اوس کو اوس کے اعلی مرتبہ پر فایز المرام کیا جانا دنیا کی سب سے پہلی تاریخ ہے۔ جو نہ صرف مذہب عیسوی بلکہ اسلام کے مذہبی والہامی واقعات سے بھی کم وبیش پوری مطابقت رکھتی ہے۔ ایک تو الہامی واقعہ دوسرے مسٹر صدا کی نازک خیالی وسحر آفرینی پھر مثنوی کی طرحداری۔ ان تمام خوبیون نے اور بھی جلا دے کر ہر دو کتب کو غایت درجہ دلچسپ بنا دیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

فردوسِ باز یافتہ کی قیمت صرف ۸ر فی جلد ہے۔ جو اپنی تمام ظاہری وباطنی خوبیون اور موجودہ حجم کے مقابلہ مین بالکل ہی کم ہے۔

جملہ درخواستیں مسٹر علی چرن صدا ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ کے پتہ سے ہونی چاہئین۔

سید محمد حسین افقر موہانی وارثی

از ڈسٹرکٹ گزٹ گونڈہ

ریویو

فردوس بازیافتہ

انگریزی کے شاعر عدیم المثال ملٹن کی معرکۃ الآرا مثنوی پیراڈائز ری گینڈ کا ترجمہ مصنفہ جناب مسٹر عیسیٰ چرن صدا ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ۔

مسٹر صدا نے کئی سال پہلے اس نامور شاعر کی مثنوی پیراڈائز لوسٹ، کا ترجمہ شایع کیا تھا۔ جو پسند کیا گیا۔ اور ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اب اُنھوں نے ملٹن کی اس دوسری مثنوی کا ترجمہ بھی شایع کر دیا ہے۔ اگرچہ اس میں مذہبی رنگ زیادہ ہے۔ اور خالص مسیحیت کے معتقدات سے کام لیا گیا ہے۔ مگر ادبی حیثیت سے ملٹن کا کلام ایسا نہیں کہ شعر و سخن کا ذوق رکھنے والے اس کی طرف سے بے توجہی کریں۔ اسی طرح یہ ترجمہ بھی اس قابل ہے کہ ہر شخص اور ہر مذہب والے کی نظر سے گذرے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ ملٹن کہتا ہے کہ گم شدہ جنّت صرف حضرت مسیح کی ذاتِ بابرکات سے دوبارہ حاصل ہوئی۔ اور ہم معتقد ہیں کہ تمامی انبیاءِ سلف نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ وغیرہم اور سب سے زیادہ حضرتِ رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین سب کی تبلیغی کوششوں کو اس میں دخل تھا۔ بہرحال مسٹر صدا کی کوشش ہر مذہب والے صاحب سخن کی نظر میں قابل داد ہے۔ لہذا ہم اس کو پبلک کے سامنے پیش کر کے امید کرتے ہیں کہ ملک قدر کریگا۔ یہ مثنوی ۲۰+۲۶ سائز کے ۸۲ صفحوں اور ۷۳۸ شعروں میں ختم ہوئی ہے۔ اور چار حصوں میں منقسم ہے۔ نول کشور پریس لکھنؤ میں سفید کاغذ پر چھپی ہے۔ اور قیمت فی جلد ۸/ خود مصنف یعنے مسٹر عیسیٰ چرن صدا ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ سے براہ راست مراسلت کر کے منگوائی جا سکتی ہے۔

از دلگداز مطبوعہ جنوری ۲۳ء



